بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

بدر

ہفت روزہ قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 7

شرح چندہ

سالانہ 800 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈیا

80 ڈالرامریکن

یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15 رجب 1443 ہجری قمری • 17 تبلیغ 1401 ہجری شمسی • 17 فروری 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○ (سورۃ الانعام:33)

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 فروری 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے اُن کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بے کار ہیں

جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے

جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے، ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحبِ برکات وہی ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ اور سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہا جاتا ہے وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے۔ خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اُس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں، وہی مؤیّد کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔ جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے اُن کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بے کار رہیں۔ جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو، فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے، ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے، جب تک اُن کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے خدا اُن سے محبت کرتا ہے جو اُس کی عزت اور عظمت کیلئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا اُن کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اُس کیلئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے، پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم نہ کرلے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے، وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57) چاہیے کہ یہ خدا کیلئے جوش رکھے۔ پھر یہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا۔ خدا کے مقرب لوگوں میں سے بن جائے گا۔ مُردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیے کہ مُردہ کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے۔ اسی طرح شقاوت کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اندر نہیں جاتی۔ یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو، ایسا ہو کہ خود بھی نہ جانے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے۔ بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں، مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 357 تا 358، مطبوعہ 2018 قادیان)

آخرت کے انکار کی وجہ سے لااُبالی پن اور سنجیدگی کا فقدان پیدا ہو جاتا ہے، دل علم سے محروم ہو جاتے ہیں

اور اس وجہ سے بدیہی اور یقینی باتوں کا انکار بھی انسان دلیری سے کرتا ہے اور غور کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ نحل آیت 23 فَالَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مُّنۡکِرَۃٌ وَّہُمۡ مُّسۡتَکۡبِرُوۡنَ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

اس فقرہ میں اس سوال کا جواب دیا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا ایک ہونا ایسا بدیہی امر ہے تو لوگ اس کے ایک ہونے کا انکار کیوں کرتے ہیں اور وہ جواب یہ ہے کہ یہ انکار کسی دلیل پر مبنی نہیں بلکہ باوجود ان دلائل کے شرک میں مبتلا ہونا اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ بعث بعد الموت کے منکر ہیں اور اس انکار کی وجہ سے ان کے اندر سنجیدگی باقی نہیں رہی کیونکہ جب یہ اپنے افعال کو بغیر نتیجہ سمجھتے ہیں تو انہیں ان کے اچھا برا ہونے کے متعلق خاص فکر پیدا نہیں ہوتی اور ضد اور تعصب میں کوئی حرج نہیں دیکھتے کیونکہ ان کے خیال میں گرفت تو کوئی ہونی نہیں۔ اس لئے آہستہ آہستہ اُن کے دل جاہل اور غبی ہو گئے ہیں اور وہ مادہ سمجھ اور ہدایت کا ان میں باقی نہیں رہا جو اس وقت انسان میں پیدا ہوتا ہے جبکہ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ میرے اعمال کا کوئی اہم نتیجہ نکلنے والا ہے۔ غرض آخرت کے انکار کی وجہ سے لااُبالی پن اور سنجیدگی کا فقدان ان میں پیدا ہو گیا ہے اور دل علم سے محروم رہ گئے ہیں اور اس وجہ سے بدیہی اور یقینی باتوں کا انکار بھی دلیری سے کر دیتے ہیں اور غور کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ غرض اس جگہ مُنۡکِرَۃٌ کے معنے انکار کرنے والے کے نہیں بلکہ جاہل اور ناواقف کے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ بعث بعد الموت پر ایمان نہ ہونے کے سبب سے چونکہ سنجیدگی سے غور کرنے کا احساس نہیں، اس لئے اس عادت کی وجہ سے دلوں سے سمجھ کا مادہ جاتا رہا ہے اور ان کو حس ہی نہیں ہوتی کہ ہمارا ایک عقیدہ دوسرے عقیدہ کے خلاف ہے۔

دوسرا نتیجہ بعث بعد الموت کے انکار کا یہ بتایا کہ ان میں تکبر پیدا ہو گیا ہے کیونکہ جو شخص جزاء سزا کا مومن نہ ہو وہ نڈر ہو جاتا اور جو نڈر ہو جائے وہ سچائی کا اقرار کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

غرض قُلُوۡبُہُمۡ مُّنۡکِرَۃٌ اور ہُمۡ مُّسۡتَکۡبِرُوۡنَ کے الفاظ سے درحقیقت دو قسم کے مشرکوں کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ ہیں جن سے سنجیدگی سے غور کرنے کا مادہ جاتا رہا ہے اور جہالت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ پس بوجہ دل کے بیمار ہو جانے کے وہ سچائی کے سمجھنے سے قاصر رہ گئے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو دلائل سن کر ایک خدا کے عقیدہ کو دل میں تو صحیح سمجھتے ہیں لیکن تکبر اور ضد کی وجہ سے اسکا اقرار نہیں کرتے کیونکہ جزاء سزا کے انکار کی وجہ سے وہ بے خوف ہیں اور سچائی کے انکار میں کوئی نقصان نہیں دیکھتے۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 153، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

(1879) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مسیح دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوگا۔ اس دن اسکے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہونگے۔

(1880) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے۔ طاعون اس میں داخل نہ ہوگی اور نہ دجال۔

(1881) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی شہر نہیں مگر دجال عنقریب اسے پامال کرے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ اسکے راستوں میں سے کوئی راستہ بھی ایسا نہیں ہوگا مگر اس پر صف بستہ فرشتے ہوں گے، جو اس کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ تین بار اپنے باشندوں سے لرزے گا تو اللہ تعالیٰ ہر کافر ومنافق کو (جنگ کیلئے) نکالے گا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب فضائل المدینۃ، مطبوعہ 2008)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)

خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جنوری 2022ء (مکمل متن)

پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ آئرلینڈ 2021ء

خطبہ عید الفطر فرمودہ 2004ء

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

اہم سوالات کے جوابات : از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مجلس عاملہ وممبران خدام الاحمدیہ گیمبیا کی حضور سے ورچوئل ملاقات

اعلان نکاح: فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب

نماز جنازہ حاضر وغائب | وصایا

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی العَالَمِ ✿ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھنے کا پُر شوکت چیلنج
غالب رہنے کی صورت میں پانچ سو روپے نقد انعام کا وعدہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُر شوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”اربعین نمبر 4“ رُوحانی خزائن جلد 17 سے پیش کر رہے ہیں۔ قبل ازیں ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف و معاند تھے اور آپؑ کے ذریعہ قائم کردہ خدائی سلسلہ کو مٹانے کے درپے تھے اور انہیں قرآن دانی اور عالم ربانی ہونے کا بھی دعویٰ تھا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حق و باطل میں فرق کرنے کیلئے اور عوام الناس کو دھوکا و فریب سے بچانے کے لئے پیر صاحب کو قرآن مجید کی تفسیر کے مقابلہ کی دعوت دی۔ پیر صاحب نے اس چالاکی سے راہِ فرار اختیار کی کہ پردہ بنا رہے اور مُریدوں میں ان کی بے عزتی نہ ہو۔ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی تفسیر کے مقابلہ کے لئے مقام لاہور تجویز کی تھی۔ پیر مہر علی نے خاموشی سے لاہور پہنچ کر ایک اشتہار شائع کیا کہ مجھے مرزا صاحب سے مقابلہ منظور ہے لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے وہ اپنے دعویٰ مسیح و مہدی ہونے کے متعلق مجھ سے بحث کریں بحث کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی اگر شہادت دیں کہ مرزا صاحب ہار گئے تو وہ میری بیعت کرلیں پھر مَیں اُن سے قرآن مجید کی تفسیر کا مقابلہ بھی کرلوں گا۔ اس کے بعد ان کے مُریدوں نے لاہور میں خوب اودھم مچایا کہ ہمارے پیر صاحب تو مقابلہ کے لئے لاہور پہنچ گئے مگر مرزا صاحب نہیں پہنچے اور وہ شکست کھا گئے۔ پیر صاحب کے مُریدوں نے جس حد تک ہوسکتا تھا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس میں گستاخی کے کلمات کہے حتی کہ قتل کا بھی فتویٰ دیا۔ اس تعلق میں گزشتہ شمارہ میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ ارشادات پیش کر چکے ہیں۔ کچھ مزید ارشادات آپؑ کے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

پیر مہر علی شاہ صاحب کے توجہ دلانے کے لئے آخری حیلہ

مندرجہ بالا عنوان کے تحت سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار 28 راگست 1900ء، اشتہار نمبر 233 میں لکھا :

ناظرین کو خوب یاد ہوگا کہ مَیں نے موجودہ تفرقہ کے دُور کرنے کے لئے پیر مہر علی شاہ صاحب کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہم دونوں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے ایک قرآنی سورہ لے کر عربی فصیح بلیغ میں اس کی ایسی تفسیر لکھیں جو قرآنی علوم اور حقائق اور معارف پر مشتمل ہو اور پھر تین کس مولوی صاحبان جن کا ذکر پہلے اشتہار میں درج ہے قسم کھا کر ان دونوں تفسیروں میں سے ایک تفسیر کو ترجیح دیں کہ اس کی عربی نہایت عمدہ اور اس کے معارف نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ پس اگر پیر صاحب کی عربی کو ترجیح دی گئی تو مَیں سمجھ لوں گا کہ خدا میرے ساتھ نہیں ہے تب اُن کے غلبہ کا اقرار کروں گا اور اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اور اس طرح پر فتنہ جو ترقی پر ہے فرو ہو جائے گا اور اگر مَیں غالب رہا تو پھر میرا دعویٰ مان لینا چاہئے۔ اب ناظرین خود سوچ سکتے ہیں کہ اس طرح سے بڑی صفائی سے فیصلہ ہوسکتا تھا اور پیر صاحب کے لئے مفید تھا۔

پیر صاحب کی چالاکی اور بیہودہ شرطیں لگا کر مقابلہ سے فرار

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مگر پیر صاحب نے اس دعوت کو قبول نہ کیا اور اس کے جواب میں یہ اشتہار بھیجا کہ پہلے نصوص قرآنیہ حدیثیہ کے رُو سے مباحثہ ہونا چاہئے اور مباحثہ کے حَکَم وہی مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے دو رفیق تھے۔ اگر وہ قسم کھا کر کہہ دیں کہ اس مباحثہ میں پیر مہر علی شاہ صاحب جیت گئے تو اُسی وقت لازم ہوگا کہ مَیں ان کی بیعت کرلوں۔ پھر بالمقابل تفسیر بھی لکھوں۔ اب ظاہر ہے کہ اس طرح جواب میں کیسی چال بازی سے کام لیا گیا ہے۔ منہ سے تو وہ میری تمام شرطیں منظور کرتے ہیں مگر تفسیر لکھنے کے امر کو ایک مکر سے ٹال کر زبانی مباحثہ پر حصر کر دیا ہے اور ساتھ ہی بیعت کی شرط لگادی ہے۔ بہت زور دیا گیا مگر اُن کے منہ سے اب تک نہیں نکلا کہ ہاں مجھے بغیر زیادہ کرنے کسی اور شرط کے فقط بالمقابل عربی میں تفسیر لکھنا منظور ہے اور بایں ہمہ ان کے مرید لاہور کے کوچہ و بازار میں مشہور کر رہے ہیں کہ پیر صاحب نے شرطیں منظور کر لی تھیں اور مرزا ان سے خوف کھا کر بھاگ گیا۔ یہ عجیب زمانہ ہے کہ اس قدر منہ پر جھوٹ بولا جاتا ہے۔ پیر صاحب کا وہ کون سا اشتہار ہے جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ مَیں کوئی زیادہ شرط نہیں کرتا۔ مجھے بالمقابل عربی فصیح میں تفسیر لکھنا منظور ہے اور اسی پر فریقین کے صدق و کذب کا فیصلہ ہوگا اور اس کے ساتھ کوئی شرط زائد نہیں لگائی جائے گی۔ ہاں منہ سے تو کہتے ہیں کہ شرطیں منظور ہیں مگر پھر ساتھ ہی یہ حجت پیش کر دیتے ہیں کہ پہلے قرآن اور حدیث کے رُو سے مباحثہ ہوگا اور مغلوب ہو گئے تو اسی وقت بیعت کرنی ہوگی۔ افسوس کہ کوئی صاحب پیر صاحب کی اس چال کو نہیں سوچتے کہ جب مغلوب ہونے کی حالت میں کہ جو صرف مولوی محمد حسین کی قسم سے سمجھی جائے گی میرے لئے بیعت کرنے کا قطعی حکم ہے جس کے بعد میرا عذر نہیں سنا جائے گا تو پھر تفسیر لکھنے کے لئے کون سا موقع میرے لئے باقی رہا؟ گویا مجھے تو صرف مولوی محمد حسین صاحب کے ان چند کلمات پر بیعت کرنی پڑے گی کہ جو پیر صاحب کے عقائد ہیں وہی صحیح ہیں گویا پیر صاحب آپ ہی فریق مقدمہ اور آپ ہی منصف بن گئے کیونکہ جبکہ مولوی محمد حسین صاحب کے عقائد حضرت مسیح اور مہدی کے بارے میں بالکل پیر صاحب کے مطابق ہیں تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ محمد حسین صاحب اور پیر صاحب گویا ایک ہی شخص ہیں، دو نہیں، تو پھر فیصلہ کیا ہوا۔ انہی مشکلات اور انہی وجوہ پر تو مَیں نے بحث سے کنارہ کر کے یہی طریق فیصلہ نکالا تھا جو اس طرح پر ٹال دیا گیا۔

پیر صاحب میں تفسیر لکھنے کا مادہ نہیں اور نہ خدا کی کوئی تائید انہیں حاصل ہے
لاہور میں پیر صاحب کے مُریدوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ اور حد درجہ کمینگی اور سفلہ پن کا مظاہرہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

بہر حال اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے گلی کوچے میں پیر صاحب کے مرید اور ہم مشرب شہرت دے رہے ہیں کہ پیر صاحب تو بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے لاہور پہنچ گئے تھے مگر مرزا بھاگ گیا اور نہیں آیا۔ اس لئے پھر عام لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ تمام باتیں خلاف واقعہ ہیں بلکہ خود پیر صاحب بھاگ گئے ہیں اور بالمقابل تفسیر لکھنا منظور نہیں کیا اور نہ ان میں یہ مادہ اور نہ خدا کی طرف سے تائید ہے۔ اور مَیں بہر حال لاہور پہنچ جاتا مگر مَیں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے۔ ان لوگوں کا جوش اس قدر بڑھ گیا ہے کہ بعض کارڈ گندی گالیوں کے ان لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچے ہیں جو چوہڑوں چماروں کی گالیوں سے بھی فحش گوئی میں زیادہ ہیں جو میرے پاس محفوظ ہیں۔ بعض تحریروں میں قتل کی دھمکی دی ہے۔ یہ سب کاغذات حفاظت سے رکھے گئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے اس درجہ کی گندہ زبانی کو ان لوگوں نے استعمال کیا ہے کہ مجھے امید نہیں کہ اس قدر گندہ زبانی ابو جہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر یا فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے پر دکھلائی ہو۔

اگر پیر صاحب کی نیت صاف ہے اور وہ واقعی مقابلہ کے لئے تیار ہیں
تو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بہر حال مقابلہ کیلئے لاہور پہنچوں گا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

پھر بھی اگر پیر صاحب نے اپنی نیت کو درست کرلیا ہے اور سیدھے طور پر بغیر زیادہ کرنے کسی شرط کے وہ میرے مقابل پر عربی میں تفسیر لکھنے کے لئے طیار ہو گئے ہیں تو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بہر حال اس مقابلے کے لئے جو محض بالمقابل عربی تفسیر لکھنے میں ہوگا لاہور میں اپنے تئیں پہنچاؤں گا صرف دو امر کا خواہشمند ہوں جن پر لاہور میں میرا پہنچنا موقوف ہے۔

لاہور پہنچنے کے لئے پہلی شرط

(1) اوّل یہ کہ پیر صاحب سیدھی اور صاف عبارت میں بغیر کسی پیچ ڈالنے یا زیادہ شرط لکھنے کے اس مضمون کا اشتہار اپنے نام پر شائع کر دیں جس پر پانچ لاہور کے معزز اور مشہور ارکان کے دستخط بھی ہوں کہ مَیں نے قبول کرلیا کہ مَیں بالمقابل مرزا غلام احمد قادیانی کے عربی فصیح بلیغ میں تفسیر قرآن شریف لکھوں گا۔

اس کے بعد دوران مقابلہ کن کن امور کو ملحوظ رکھنا ہر دو فریق کے لئے ضروری ہوگا اس تعلق میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہ امور بیان فرمائے اور فرمایا کہ جو اشتہار پیر صاحب شائع کریں ان میں یہ تمام باتیں بلاکم و بیش درج کر دیں اور اس پر پانچ کس معززین لاہور کی گواہیاں بھی ثبت ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :

لاہور پہنچنے کے لئے دوسری شرط

(2) دوسرا امر جو میرے لاہور پہنچنے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ شہر لاہور کے تین رئیس یعنی نواب شیخ غلام محبوب سبحانی صاحب اور نواب فتح علی شاہ صاحب اور سیّد برکت علی خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ ایک تحریر بالاتفاق شائع کر دیں کہ ہم اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے مریدوں اور ہم عقیدوں اور ان کے ہم جنس مولویوں کی طرف سے کوئی گالی یا کوئی وحشیانہ حرکت ظہور میں نہیں آئے گی۔ اور یاد رہے کہ لاہور میں میرے ساتھ تعلق رکھنے والے پندرہ یا بیس آدمی سے زیادہ نہیں ہیں۔ مَیں ان کی نسبت یہ انتظام کر سکتا ہوں کہ مبلغ دو ہزار روپیہ ان تینوں رئیسوں کے پاس جمع کرا دوں گا۔ اگر میرے ان لوگوں میں سے کسی نے گالی دی یا زد و کوب کیا تو وہ تمام روپیہ میرا ضبط کر دیا جائے۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ جن کو لاہور کے بعض رئیسوں سے

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے کفار کے چیلنج کو قبول کر کے اس موقع پر نکلنے کا وعدہ کیا ہے

اس لیے ہم اس سے تخلّف نہیں کر سکتے اور خواہ مجھے اکیلا جانا پڑے مَیں جاؤں گا اور دشمن کے مقابل پر اکیلا سینہ سپر ہوں گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

غزوۂ بنونضیر، غزوۂ بدر الموعد، غزوۂ بنو مصطلق، واقعۂ افک اور غزوۂ احزاب کا تذکرہ

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد گوندل صاحب، مکرم میر عبدالوحید صاحب اور مکرم سید وقار احمد صاحب آف امریکہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 جنوری 2022ء بمطابق 28 صلح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور یہی آج بھی چلے گا۔ غزوۂ حمراء الاسد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن احد سے واپس تشریف لائے۔ اتوار کے دن جب فجر طلوع ہوئی تو حضرت بلالؓ نے اذان دی اور بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن عَمرو بن عَوف مُزَنیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو انہوں نے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف سے آ رہے تھے۔ جب وہ مَلَل میں تھے تو قریش نے وہاں پڑاؤ ڈالا ہوا تھا۔ مَلَل مکہ کے راستے میں مدینہ سے اٹھائیس میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے۔ اور انہوں نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگوں نے تو کچھ نہیں کیا۔ تم لوگوں نے انہیں نقصان پہنچایا یعنی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اور تکلیف پہنچائی اور پھر تم نے انہیں چھوڑ دیا اور تباہ نہیں کیا۔ کفار نے کہا کہ ان مسلمانوں میں کئی ایسے بڑے بڑے لوگ باقی ہیں جو تمہارے مقابلے کیلئے اکٹھے ہوں گے۔ پس واپس چلو تا کہ ہم ان لوگوں کو جڑ سے اکھیڑ دیں جو اُن میں باقی رہ گئے ہیں۔ صَفْوَان بن اُمَیَّہ اس بات سے انہیں روکنے لگا یعنی کافروں میں وہ بیٹھا تھا وہ انہیں روکنے لگا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! ایسا نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ جنگ لڑ چکے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ جو لوگ جنگ میں آنے سے رہ گئے تھے اب وہ بھی تمہارے مقابلہ میں ان کے ساتھ جمع ہو جائیں گے۔ تم واپس چلو کیونکہ فتح تو تمہاری ہی ہے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر تم واپس گئے تو تم شکست کھا جاؤ گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بلایا اور ان کو اس مُزَنی صحابی کی بات بتائی تو ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف چلیں تا کہ وہ ہمارے بچوں پر حملہ آور نہ ہوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کو بلوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ وہ یہ اعلان کریں کہ رسول اللہ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ دشمن کیلئے نکلو اور ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گذشتہ روز لڑائی میں شامل تھا یعنی احد کی لڑائی میں شامل تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا منگوایا جو کہ گذشتہ روز سے بندھا ہوا تھا۔ اس کو ابھی تک کھولا نہیں گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جھنڈا حضرت علیؓ کو دے دیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو دیا تھا۔

(سبل الھدیٰ، جلد 4، صفحہ 308-309، غزوۃ حمراء الاسد، دار الکتب العلمیۃ 1993ء) (معجم البلدان، جلد 5، صفحہ 225، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بہر حال مسلمانوں کا یہ قافلہ جب مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر حمراء الاسد پہنچا تو مشرکین کو خوف محسوس ہوا اور مدینہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ ترک کر کے وہ واپس مکہ روانہ ہو گئے۔

(سیدنا ابوبکر شخصیت اور کارنامے از علی محمد صلابی مترجم اردو، صفحہ 113)

غزوۂ بنونضیر یہ 4 ہجری میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ بنونضیر کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کیوں تشریف لے کر گئے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس بنو عامر کے دو مقتولوں کی دیت وصول کرنے کیلئے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس کے قریب صحابہ تھے جن میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پہنچ کر ان سے رقم کی بات کی تو یہودیوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! آپ پہلے کھانا کھا لیجیے پھر آپ کے کام کی طرف آتے ہیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

یہودیوں نے آپس میں سازش کی اور کہنے لگے کہ اس شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لیے تمہیں اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔ اس لیے بتاؤ کون ہے جو اس مکان پر چڑھ کر ایک بڑا پتھر ان کے اوپر گرا دے تا کہ ہمیں ان سے نجات مل جائے۔ اس پر یہودیوں کے ایک سردار عمرو بن جَحَّاش نے اس کی حامی بھری اور کہا کہ میں اس کام کیلئے تیار ہوں مگر اسی وقت سَلَّام بن مِشْکَمْ نامی ایک دوسرے یہودی سردار نے اس ارادے کی مخالفت کی اور کہا یہ حرکت ہرگز مت کرنا۔ خدا کی قسم! تم جو کچھ سوچ رہے ہو اسکی انہیں ضرور خبر مل جائے گی۔ یہ بات بدعہدی کی ہے جبکہ ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ موجود ہے۔ پھر وہ شخص جب اوپر پہنچ گیا یعنی پتھر گرانے والا، تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر گرا دے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان سے اس سازش کی خبر آئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خبردار کر دیا کہ یہودی کیا کرنے والے ہیں۔ آپؐ فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں کو وہیں بیٹھا چھوڑ کر اس طرح روانہ ہو گئے جیسے آپؐ کو کوئی کام ہے۔ آپؐ تیزی کے ساتھ واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچنے کے بعد حضرت محمد بن مَسْلَمہؓ کو بُنُو نَضِیر کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے شہر یعنی مدینہ سے نکل جاؤ۔ تم لوگ اب میرے شہر میں نہیں رہ سکتے اور تم نے جو منصوبہ بنایا تھا وہ غداری تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو دس دن کی مہلت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنا وطن ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اس پیغام پر مسلمان جنگ کی تیاری میں لگ گئے۔ جب تمام مسلمان جمع ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنونضیر کے مقابلے کیلئے نکلے۔ جنگی پرچم حضرت علیؓ نے اٹھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور ان کی مدد کے لیے کوئی بھی نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کی طرف لشکر کشی فرمائی تو عشاء کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دس صحابہ کے ساتھ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کی کمان ایک روایت کے مطابق حضرت علیؓ کے سپرد فرمائی جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ سعادت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی۔ ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا سختی کے ساتھ محاصرہ کیے رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں یعنی یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا کر دیا اور آخر کار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کو اس شرط پر جلاوطن ہونے کی اجازت دے دی جائے اور جان بخشی کر دی جائے کہ سوائے ہتھیاروں کے انہیں ایسا تمام سامان لے جانے دیا جائے جو اونٹوں پر لادا جا سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ شرط اور درخواست منظور فرمالی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے پندرہ روز تک ان کا محاصرہ کیا جبکہ بعض روایات میں دنوں کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 357 تا 361، غزوہ بنو النضیر، دار الکتب العلمیۃ 2002ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی اجازت سے غزوۂ بنونضیر سے حاصل ہونے والا جو سارا مال غنیمت تھا وہ مہاجرین میں تقسیم کر دیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! اللہ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 325، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

غزوۂ بَدْرُ الموعد۔ یہ 4 ہجری کا واقعہ ہے۔ اس غزوہ کا سبب یہ ہے کہ ابوسفیان بن حَرْب جب غزوۂ احد سے واپس آنے لگا تو اس نے باآواز بلند کہا کہ آئندہ سال ہماری اور تمہاری ملاقات بدر الصَّفْرَاء کے مقام پر ہو گی۔ ہم وہاں جنگ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروقؓ کو فرمایا: اسے کہو ہاں انشاء اللہ۔ اسی پر لوگ جدا ہو گئے۔ قریش واپس آ گئے اور انہوں نے اپنے لوگوں کو اس وعدے کے بارے میں بتا دیا۔ بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مشہور کنواں ہے جو وادیٔ صفراء اور جارُ جو مقام ہے اس کے درمیان واقع ہے۔ بدر مدینہ کے جنوب مغرب میں 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس جگہ ہر سال یکم ذیقعدہ سے آٹھ روز تک ایک بڑا میلہ لگا کرتا تھا۔ بہر حال جوں جوں وعدے کا وقت قریب آ رہا تھا ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلنے کو ناپسند کر رہا تھا۔ اس کو خوف پیدا ہو رہا تھا۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ اس مقررہ وقت میں

آپؐ سے ملاقات نہ ہی ہو۔ ابوسفیان ظاہر کر رہا تھا کہ وہ ایک لشکرِ جرار لے کر آپؐ پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہا ہے تا کہ یہ خبر اہل مدینہ تک پہنچا دے کہ وہ ایک بہت بڑا لشکر جمع کر رہا ہے اور عرب کے گوشے گوشے میں خبر پھیلا دی جائے تا کہ مسلمانوں کو اس سے خوفزدہ کیا جا سکے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 337، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (اٹلس سیرت نبویؐ، صفحہ 216، دار السلام 1424ھ)

ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرے گا۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دے گا۔ ہم نے قوم کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور ہم اس کی خلاف ورزی پسند نہیں کرتے۔ وہ یعنی کفار اسے بزدلی شمار کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ کے مطابق تشریف لے چلیں۔ بخدا اس میں ضرور بھلائی ہے۔ یہ جذبات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کی خبر ملی یعنی کہ ابوسفیان وغیرہ کے لشکر کی تیاری کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رَوَاحہؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سَلُول کو امیر مقرر فرمایا اور اپنا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا فرمایا اور مسلمانوں کے ہمراہ بدر کی جانب روانہ ہوئے۔ آپؐ کے ہمراہ پندرہ سو مسلمان تھے۔ مسلمانوں نے بدر کے مقام پر لگنے والے میلے میں خرید و فروخت کی اور تجارت میں کافی نفع کمایا اور آٹھ روز قیام کرنے کے بعد واپس مدینہ آ گئے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 337، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (ماخوذ از الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 46، غزوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر الموعد، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2017ء)

وہ میلہ جو وہاں لگا ہوا تھا مسلمانوں نے پھر اس میں تجارت بھی کی کہ اگر جنگ ہوئی تو وہ تو ہونی ہے لیکن اگر نہیں ہوتی تو کم از کم تجارت وہاں ہو جائے اور اس سے مسلمانوں کو بڑا فائدہ ہوا۔ غزوۂ احد میں ابوسفیان نے مسلمانوں کو اگلے سال دوبارہ ملنے کا جو چیلنج دیا تھا اس کی مزید تفصیل بھی ہے اور یہ تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھی ہے۔ لکھتے ہیں کہ غزوۂ احد کے بعد ”میدان سے لوٹتے ہوئے ابوسفیان نے مسلمانوں کو یہ چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر ہماری تمہاری جنگ ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اس لئے دوسرے سال یعنی چار ہجری میں جب شوال کے مہینہ کا آخر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیڑھ ہزار صحابہ کی جمعیت کو ساتھ لے کر مدینہ سے نکلے اور آپؐ نے اپنے پیچھے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو امیر مقرر فرمایا۔ دوسری طرف ابوسفیان بن حرب بھی دو ہزار قریش کے لشکر کے ساتھ مکہ سے نکلا مگر باوجود احد کی فتح اور اتنی بڑی جمعیت کے ساتھ ہونے کے اس کا دل خائف تھا اور اسلام کی تباہی کے درپے ہونے کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ جب تک بہت زیادہ جمعیت کا انتظام نہ ہو جاوے وہ مسلمانوں کے سامنے نہ ہو۔ چنانچہ ابھی وہ مکہ میں ہی تھا کہ اس نے ایک شخص نُعَیم نامی کو جو ایک غیر جانبدار قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا مدینہ کی طرف روانہ کر دیا اور اسے تاکید کی کہ جس طرح بھی ہو مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر اور جھوٹ سچ باتیں بنا کر جنگ سے نکلنے کیلئے باز رکھے۔ چنانچہ یہ شخص مدینہ میں آیا اور قریش کی تیاری اور طاقت اور ان کے جوش و خروش کے جھوٹے قصے سنا سنا کر اس نے مدینہ میں ایک بے چینی کی حالت پیدا کر دی۔ حتی کہ بعض کمزور طبیعت لوگ اس غزوہ میں شامل ہونے سے خائف ہونے لگے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کی تحریک فرمائی اور آپؐ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم نے کفار کے چیلنج کو قبول کر کے اس موقع پر نکلنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے ہم اس سے تخلّف نہیں کر سکتے اور خواہ مجھے اکیلا جانا پڑے میں جاؤں گا اور دشمن کے مقابل پر اکیلا سینہ سپر ہوں گا تو لوگوں کا خوف جاتا رہا اور وہ بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ آپؐ کے ساتھ نکلنے کو تیار ہو گئے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے اور دوسری طرف ابوسفیان اپنے دو ہزار سپاہیوں کے ہمراہ مکہ سے نکلا لیکن خدائی تصرف کچھ ایسا ہوا کہ مسلمان تو بدر میں اپنے وعدہ پر پہنچ گئے مگر قریش کا لشکر تھوڑی دور آ کر پھر مکہ کو واپس لوٹ گیا اور اس کا قصہ یوں ہوا کہ جب ابوسفیان کو نُعَیم کی ناکامی کا علم ہوا تو وہ دل میں خائف ہوا اور اپنے لشکر کو یہ تلقین کرتا ہوا راستہ سے لوٹا کر واپس لے گیا کہ اس سال قحط بہت ہے اور لوگوں کو تنگی ہے اس لئے اس وقت لڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ جب کشائش ہو گی تو زیادہ تیاری کے ساتھ مدینہ پر حملہ کریں گے۔ اسلامی لشکر آٹھ دن تک بدر میں ٹھہرا اور چونکہ وہاں ماہ ذوقعدہ کے شروع میں ہر سال میلہ لگا کرتا تھا۔“ (جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) تو ”ان ایام میں بہت سے صحابیوں نے اس میلہ میں تجارت کر کے کافی نفع کمایا۔ حتی کہ انہوں نے اس آٹھ روزہ تجارت میں اپنے راس المال کو دوگنا کر لیا۔ جب میلے کا اختتام ہو گیا اور لشکر قریش نہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے کوچ کر کے مدینہ میں واپس تشریف لے آئے اور قریش نے مکہ میں واپس پہنچ کر مدینہ پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ یہ غزوہ غزوۂ بَدْرُ الْمَوعِد کہلاتا ہے۔“ (سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 529-530)

غزوۂ بَنُو مُصْطَلِق ایک ہے جو شعبان 5 ہجری میں ہوا۔ غزوۂ بنو مصطلق کا دوسرا نام غزوۂ مُرَیْسِیع بھی ہے۔ (کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 341، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2013ء) بنو مُصْطَلِق خُزَاعَہ کی شاخ تھی۔ یہ قبیلہ ایک کنویں کے پاس رہتا تھا جس کو مُرَیْسِیع کہتے تھے۔ یہ فُرُع سے ایک یوم کی مسافت پر تھا اور فُرُع اور مدینہ کے درمیان قریباً 96 میل کا فاصلہ تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جزء ثانی، صفحہ 48، غزوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المریسیع، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (المنجد زیر مادہ ’برذ‘)

علامہ ابن اسحاق کے نزدیک غزوۂ بنو مصطلق 6 ہجری میں ہوا جبکہ موسیٰ بن عُقْبَہ کے نزدیک 4 ہجری میں ہوا اور واقدی کہتا ہے کہ یہ غزوہ شعبان 5 ہجری میں ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس کو 5 ہجری کا ہی لکھا ہے۔ بہرحال جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ قبیلہ بنو مصطلق نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف شعبان 5 ہجری میں سات سو اصحاب کے ساتھ پیش قدمی فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق آپؐ نے مہاجرین کا جھنڈا حضرت عمار بن یاسرؓ کو دیا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کے سپرد فرمایا۔

(البدایۃ والنہایۃ، جلد 4، صفحہ 169-170، غزوۃ بنی المصطلق، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

واقعۂ افک اس کے بارے میں جو تفصیل ہے وہ اس طرح ہے کہ غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکرؓ پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائی گئی۔ یہ واقعہ تاریخ میں واقعۂ افک کے نام سے معروف ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ یہ روایت گو کہ ایک صحابی کے ضمن میں پہلے بیان ہو چکی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2018ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4 جنوری 2019ء، صفحہ 6، 7)

لیکن یہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بھی بیان کرنا ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو آپؐ اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت ہے، اور پھر جس کا قرعہ نکلتا آپؐ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپؐ نے ایک غزوہ میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا تو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا قرعہ نکلا۔ میں آپؐ کے ساتھ گئی حجاب کے حکم کے نازل ہونے کے بعد۔ کہتی ہیں میں ہودج میں اٹھائی جاتی اور اسی میں اتاری جاتی۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ کے قریب ہوئے تو ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم فرمایا۔ میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کا اعلان کیا۔ پھر میں چل پڑی یہاں تک کہ لشکر سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوئی تو ہودج کی طرف آئی اور میں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا اَظْفار کے نگینوں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ بہرحال کہتی ہیں میں واپس گئی اور اپنا ہار ڈھونڈنے لگی۔ اس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا اور وہ لوگ آئے جو میری سواری کو تیار کرتے تھے جس پر میں ہودج میں بیٹھتی تھی۔ اور انہوں نے میرا ہودج اٹھایا اور اسے میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر مَیں سوار ہوتی تھی۔ کہتی ہیں کہ انہوں نے سمجھا کہ مَیں اس میں ہوں کیونکہ عورتیں ان دنوں میں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں اور ان پر زیادہ گوشت نہ ہوتا تھا اور وہ تھوڑا سا ہی کھانا کھایا کرتی تھیں۔ بہرحال لوگوں نے جب اسے اٹھایا تو ہودج کے بوجھ کو غیر معمولی نہ سمجھا۔ انہوں نے اس کو اٹھایا اور میں کم عمر لڑکی تھی۔ انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے اور میں نے اپنا ہار پا لیا بعد اس کے کہ لشکر چلا گیا۔

میں ان کے پڑاؤ پر آئی اور وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر میں اپنے پڑاؤ کی طرف گئی جس میں میں تھی اور میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو میرے پاس واپس آئیں گے۔ اس حال میں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صَفْوَان بن مُعَطَّل سُلَمِی ذَکْوَانِی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ صبح میرے پڑاؤ پر آئے اور انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا وجود دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے اور حجاب کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ میں ان کے انّا للہ پڑھنے پر جاگ اٹھی۔ جب انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی تو انہوں نے اس اونٹنی کا پاؤں موڑا اور جب وہ اونٹنی بیٹھ گئی تو مَیں اس پر سوار ہو گئی۔ اور میری سواری کو لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے بعد اس کے کہ لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کیلئے پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔

پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہو گیا اور اس افک کا بانی عبداللہ بن ابی بن سَلُول تھا۔ ہم مدینہ پہنچے۔ مَیں وہاں ایک ماہ بیمار رہی اور لوگ افک لگانے والوں کی باتوں میں لگے رہے اور میری بیماری میں یہ بات مجھے بے چین کرتی کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہ دیکھتی جو مَیں آپؐ سے دیکھتی تھی جب مَیں بیمار ہوتی۔ آپؐ اندر تشریف لاتے اور سلام کہتے۔ پھر فرماتے تم کیسی ہو؟ مجھے اس واقعہ کا یعنی واقعۂ افک کا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ جب میں کمزور ہو گئی تو میں اور امّ مِسْطَح مَنَاصِع کی طرف گئیں جو ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم نہ نکلتے مگر رات سے رات تک، رات کا انتظار کیا کرتے تھے، اور یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ ہم نے اپنے

ارشاد باری تعالیٰ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

(سورۃ الاحزاب: 24)

ترجمہ: مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

گھروں کے قریب بیوت الخلا بنائے تھے۔ گھروں میں اس وقت بیوت الخلا نہیں ہوتے تھے۔ بہرحال کہتی ہیں اس سے قبل ہماری حالت پہلے عربوں کی سی تھی جو جنگل میں یا باہر الگ جا کر قضائے حاجت کیا کرتے تھے۔ میں اور ام مسطح بنتِ اَبُورُہم دونوں گئیں۔ ہم چل رہی تھیں کہ وہ اپنی اوڑھنی سے اٹکی اور اس نے کہا مسطح ہلاک ہو گیا۔ میں نے اسے کہا کیا ہی بری بات ہے جو تم نے کہی ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہو جو بدر میں موجود تھا تو اس نے کہا اے بھولی بھالی لڑکی! کیا آپؓ نے سنا نہیں جو لوگوں نے کہا۔ تب اس نے مجھے افک والوں کی بات بتائی۔ اس پر میری بیماری مزید بڑھ گئی۔

پھر جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے سلام کیا اور آپؐ نے فرمایا تم کیسی ہو؟ میں نے عرض کیا مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ والدین کے پاس چلی جاؤں۔ میں اس وقت چاہتی تھی کہ میں ان دونوں یعنی اپنے والدین کی طرف سے خبر کا یقینی ہونا معلوم کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اے میری بیٹی! اس معاملہ میں اپنی جان پر بوجھ نہ ڈالو۔ اللہ کی قسم! کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کبھی کسی آدمی کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہو جس سے وہ محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں ہوں اور پھر اس کے خلاف باتیں نہ کریں۔ مَیں نے کہا سبحان اللہ! لوگ ایسی بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ انہوں نے یعنی حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ مَیں نے وہ رات اس طرح گزاری کہ صبح ہو گئی اور میرے آنسو نہ تھمتے تھے اور نہ مجھے ذرا سی بھی نیند آئی۔

پھر صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالبؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بلایا۔ جب وحی میں تاخیر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے اپنی بیوی کو چھوڑنے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ جہاں تک حضرت اسامہ کا تعلق تھا تو انہوں نے مشورہ دیا اس کے مطابق جو وہ جانتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ سے تعلق کیا ہے اور حضرت عائشہؓ کی حالت کو بھی جانتے ہوں گے کہ نیک پارسا عورت ہیں۔ بہرحال حضرت اسامہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کی بیوی ہیں اور اللہ کی قسم! ہم سوائے بھلائی کے اَور کچھ نہیں جانتے۔

اور جہاں تک حضرت علی بن ابوطالبؓ کا تعلق ہے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے آپؐ پر کچھ تنگی نہیں رکھی اور اس کے سوا اَور عورتیں بھی بہت ہیں اور اس خادمہ سے پوچھئے وہ آپؐ سے سچ کہہ دے گی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور آپؐ نے فرمایا اے بریرہ! کیا تم نے اس میں کوئی بات دیکھی جو تمہیں شک میں ڈالے؟ بریرہ نے عرض کیا نہیں۔ اس کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے ان میں اس سے زیادہ کوئی اور بات نہیں دیکھی جس کو میں عیب سمجھوں کہ وہ کم عمر لڑکی ہے، گوندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے۔ بکری آتی ہے اور وہ اسے کھا جاتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی روز کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں معذرت چاہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مجھے اس شخص کے بارے میں معذور سمجھے گا جس کی ایذا رسانی میرے اہل کے بارے میں مجھے پہنچی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے اہل میں سوائے بھلائی کے اَور کوئی بات نہیں جانتا۔ اور لوگوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کی بابت مَیں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا اور میرے گھر والوں کے پاس وہ نہیں آتا تھا مگر میرے ساتھ۔ حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! بخدا میں اس سے آپؐ کو معذور ٹھہراؤں گا۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں گے اور اگر وہ ہمارے بھائیوں خزرج سے ہے تو آپؐ ہمیں ارشاد فرمائیں۔ ہم آپؐ کے ارشاد کے مطابق کریں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہؓ کھڑے ہو گئے اور وہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ بھلے آدمی تھے لیکن انہیں حمیت نے اکسایا اور انہوں نے کہا تم نے غلط کہا۔ اللہ کی قسم! تم اسے نہیں مارو گے۔ یعنی آپس میں قبیلوں کی ٹھن گئی۔ اور نہ اس پر طاقت رکھتے ہو۔ حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا تم نے غلط کہا۔ اللہ کی قسم! ہم اسے ضرور ماریں گے۔ تُو منافق ہے اور منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ اس پر دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے یہاں تک کہ وہ لڑنے پر آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے۔ ان کو دھیما کیا یہاں تک کہ خاموش ہو گئے اور آپؐ بھی خاموش ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں سارا دن روتی رہی۔ یہ واقعہ تو آپ کے علم میں آ گیا لیکن اصل بات یہ تھی کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ تو ہوتا رہا لیکن میں سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ میرے ماں باپ میرے پاس آئے۔ میں دو راتیں اور ایک دن روئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یوں رونا میرے جگر کو پھاڑ ڈالے گا۔ آپؓ نے فرمایا اس اثنا میں کہ وہ دونوں یعنی حضرت عائشہؓ کے والدین جو تھے، میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مَیں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور مَیں نے اسے اجازت دی۔ وہ بیٹھی اور میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم اس حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ جب سے میرے متعلق کہا گیا اور جو کہا گیا آپؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور آپؐ ایک مہینہ اسی طریق پر رہے۔ میرے اس معاملے کے بارے میں آپؐ پر کوئی وحی نہیں ہوئی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا اے عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بَری ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہاری بریت فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہو گئی ہو تو اللہ سے مغفرت مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات ختم کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ مجھے ان کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوا اور مَیں نے اپنے باپ یعنی حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیں۔ انہوں نے کہا بخدا! مَیں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ پھر مَیں نے اپنی ماں سے کہا آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں جو آپؐ نے فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا بخدا! مَیں نہیں جانتی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مَیں کم عمر لڑکی تھی، قرآن زیادہ نہیں جانتی تھی تو مَیں نے کہا بخدا! مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ لوگوں نے سنا ہے جو لوگ باتیں کر رہے ہیں اور آپ کے دلوں میں وہ بیٹھ گئی ہے اور آپ لوگوں نے اسے درست سمجھ لیا ہے۔ اور اگر مَیں آپ لوگوں سے کہوں کہ مَیں بَری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں فی الواقعہ بَری ہوں تو آپ لوگ مجھے اس میں سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر مَیں آپ کے پاس کسی بات کا اقرار کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ مَیں بَری ہوں تو آپ لوگ مجھے سچا سمجھ لیں گے۔

اللہ کی قسم! مَیں اپنی اور آپ لوگوں کی مثال نہیں پاتی سوائے یوسفؑ کے باپ کے کہ جب انہوں نے کہا تھا فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ اور اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لیے مناسب ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اس کے تدارک کیلئے اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور اس سے مدد مانگی جائے گی۔

پھر مَیں نے اپنے بستر پر رخ بدل لیا اور مَیں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری بریت ظاہر کرے گا لیکن بخدا مجھے گمان نہ تھا کہ وہ میرے متعلق وحی نازل کرے گا۔ مَیں اپنے خیال میں اس سے بہت ادنیٰ تھی کہ میرے معاملہ میں قرآن میں بات کی جائے گی لیکن مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں کوئی رؤیا دیکھیں گے کہ اللہ مجھے بَری قرار دیتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپؐ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا یہاں تک کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ شدت کی کیفیت طاری ہوئی جو وحی کے وقت آپؐ کو ہوا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ سردی کے دن میں آپؐ سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیفیت جاتی رہی تو آپؐ تبسم فرما رہے تھے اور پہلی بات جو آپؐ نے کی وہ آپؐ کا مجھ سے یہ فرمانا تھا کہ اے عائشہ! اللہ کی تعریف بیان کرو کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت ظاہر کر دی ہے اور میری ماں نے مجھ سے کہا اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ مَیں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کی حمد نہیں کروں گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ (النور:12) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایک بڑا اتہام باندھا تھا تمہیں میں سے ایک گروہ ہے۔ جب اللہ نے میری بریت میں یہ نازل فرمایا تو حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا اور وہ مسطح بن اُثاثہ کو بوجہ اس کے قریبی ہونے کے خرچ دیا کرتے تھے، غریب آدمی تھا اس کو خرچ دیا کرتے تھے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں مسطح کو کبھی خرچ نہیں دوں گا بعد اس کے جو اس نے حضرت عائشہؓ کے بارے میں کہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (النور:23) اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیوں نہیں۔ اللہ کی قسم! مَیں ضرور پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے تو انہوں نے مسطح کو دوبارہ دینا شروع کر دیا۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ جو خرچ کرتے تھے وہ خرچ دوبارہ شروع کر دیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے معاملے میں یعنی حضرت عائشہؓ کے بارے میں حضرت زینبؓ سے پوچھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینب کو کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو یعنی حضرت

ارشاد باری تعالیٰ

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ

(سورۃ البقرہ:239)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی
اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

عائشہؓ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں اپنی شنوائی اور بینائی محفوظ رکھتی ہوں۔ اللہ کی قسم! مَیں نے ان میں خیر ہی دیکھی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اب یہی زینب وہ تھیں جو میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں اور اللہ نے انہیں پرہیزگاری کی وجہ سے بچا لیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب تعدیل النساء بعضھن بعضًا، حدیث 2661)

یہ صحیح بخاری کی ایک لمبی روایت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں یہ داخل رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (النور:23) تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 181)

یہ ایک علیحدہ مضمون ہے کہ وعدہ کیا ہے اور وعید کیا ہے اور وہ پہلے بھی ایک دفعہ بیان ہو چکا ہے۔

بہرحال اب ذکر ہے غزوۂ احزاب کا جو شوال پانچ ہجری میں ہوئی۔ قریش مکہ اور مسلمانوں کے مابین یہ تیسرا بڑا معرکہ تھا جو غزوۂ خندق بھی کہلاتا ہے۔ یہ غزوہ شوال 5 ہجری میں ہوا۔ چونکہ قریش، یہودِ خیبر اور بہت سے گروہ اس میں جتھہ بندی کر کے مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے اس لیے قرآن کریم میں مذکور نام احزاب سے بھی یہ معرکہ منسوب ہے یعنی غزوۂ احزاب۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا تو وہ خیبر چلے گئے۔ ان کے اشراف اور معززین میں سے چند آدمی مکہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے قریش کو اکٹھا کیا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کی ترغیب دی۔ ان لوگوں نے قریش سے معاہدہ کیا اور سب نے آپؐ سے جنگ پر اتفاق کیا اور اس کیلئے انہوں نے ایک وقت کا وعدہ کر لیا۔ بنو نضیر کے وہ لوگ قریش کے پاس سے نکل کر قبیلہ غَطفان اور سُلَیم کے پاس آئے اور ان سے بھی اس قسم کا معاہدہ کیا اور پھر وہ لوگ ان کے پاس سے روانہ ہو گئے۔ قریش تیار ہو گئے انہوں نے متفرق قبائل کو اور ان عربوں کو جو ان کے حلیف تھے جمع کیا تو چار ہزار ہو گئے۔ ابوسفیان بن حَرب ان کا سردار تھا۔ راستہ میں دیگر قبائل کے لوگ بھی اس لشکر سے ملتے رہے۔ یوں اس لشکر کی مجموعی تعداد دس ہزار ہو گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے مکہ سے روانہ ہونے کی خبر پہنچی تو آپؐ نے صحابہ کرام کو بلوایا اور انہیں، صحابہ کو، دشمن کی خبر دی اور اس معاملہ میں ان سے مشورہ کیا۔ اس پر حضرت سلمان فارسیؓ نے خندق کی رائے دی جو مسلمانوں کو پسند آئی۔ عہد نبویؐ میں مدینہ کی شمالی سمت کھلی تھی۔ باقی تین اطراف میں مکانات اور نخلستان تھے جن میں سے دشمن گذر نہ سکتا تھا۔ چنانچہ کھلی سمت میں خندق کھود کر شہر کے دفاع کا فیصلہ ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ مل کر خندق کھودنی شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیگر مسلمانوں کے ہمراہ خندق کھودنے کا کام کر رہے تھے تا کہ مسلمانوں کا حوصلہ بڑھے۔ کل چھ ایام میں یہ خندق کھودی گئی۔ اس خندق کی لمبائی تقریباً چھ ہزار گز یا کوئی ساڑھے تین میل تھی۔

(ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 2، صفحہ 50-51، غزوۃ رسول اللہ الخندق ...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2017ء) (اٹلس سیرت نبویؐ، صفحہ 278، دار السلام 1424ھ)

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ خندق کھودنے کے دوران حضرت ابوبکرؓ اپنے کپڑوں میں مٹی اٹھاتے تھے اور آپؓ نے خندق کھودنے میں بھی باقی صحابہ کے ساتھ مل کر کام کیا تا کہ خندق کی کھدائی کا کام مقررہ وقت کے اندر جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ امت ہرگز برباد نہ ہو گی جس کی ابتداء میں، مَیں ہوں
اور اس کے آخر پر عیسیٰ بن مریم ہوں گے

(کنز العمال، حرف القاف، کتاب القیامۃ، باب خروج المہدی، حدیث: 38671)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

(الخلیفۃ الاول ابوبکر الصدیق از دکتور علی محمد الصلابی، صفحہ 65-66، فی الخندق و بنی قریظۃ، دار المعرفۃ بیروت، 2006ء)

خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جب ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے تھے اور وہ دونوں نہ کسی کام میں اور نہ سفر و حضر میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے تھے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 365، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی کھدائی میں سخت محنت کی۔ کبھی کدال چلاتے اور کبھی بیلچے سے مٹی جمع کرتے اور کبھی ٹوکری میں مٹی اٹھاتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ تھکاوٹ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ پھر اپنے بائیں پہلو پر پتھر کا سہارا لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہو کر لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرنے سے روکتے رہے کہ کہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگا نہ دیں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 367، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

قریش اور اس کے حامیوں کے دس ہزار کے لشکر نے مدینہ کے مسلمانوں کا جب محاصرہ کر لیا تو اس محاصرہ کے زمانہ میں حضرت ابوبکر مسلمانوں کے لشکر کے ایک حصہ کی قیادت کر رہے تھے۔ بعد میں اس جگہ جہاں حضرت ابوبکرؓ نے قیادت فرمائی ایک مسجد بنا دی گئی جسے مسجد صدیق کہا جاتا تھا۔

(سیدنا صدیق اکبرؓ از الحاج حکیم غلام نبی، صفحہ 41، مطبع آر، آر پرنٹرز لاہور 2010ء)

یہ ذکر ابھی آئندہ بھی ان شاء اللہ چلے گا۔ اس وقت میں بعض مرحومین کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں پہلا ذکر ہے مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ جو مختار احمد گوندل صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 11 جنوری کو 93 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ چودھری غلام محمد گوندل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ جماعتی خدمت بہت شوق سے بجا لاتی تھیں۔ اپنے گاؤں چک 99 شمالی کی صدر لجنہ بھی رہی ہیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، نیک اور غریب پرور اور مخلص خاتون تھیں۔ ساری عمر بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ افتخار احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون آپ کے بیٹے ہیں اور فواد احمد صاحب مربی سلسلہ کی دادی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کے خاندان میں پوتوں پوتیوں میں اَور بھی مربیان ہیں، واقفینِ زندگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی دعائیں اپنی نسل کے لیے بھی قبول فرمائے۔

دوسرا ذکر میر عبدالوحید صاحب کا ہے۔ جن کی وفات بارہ تیرہ جنوری کی رات کو ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 58 سال ان کی عمر تھی۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا میر احمد دین صاحب کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دور میں 1911ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اس طرح ننھیال کی طرف سے احمدیت کا نفوذ ان کے نانا حضرت شیخ اللہ بخش صاحبؓ آف بنوں سے ہوا۔ عبدالوحید صاحب کے دادا کا نام عبدالکریم صاحب تھا۔ انہیں تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اس لیے ان کے یہ دادا پشاور میں مولوی عبدالکریم کے نام سے مشہور تھے۔ ذاتی مطالعہ بہت کرتے تھے۔ اپنی لائبریری بھی بنائی ہوئی تھی۔ 1974ء میں جب اسمبلی میں وفد خلیفۃ المسیح ثالثؒ کی سرکردگی میں پیش ہو رہا تھا تو بعض نایاب کتب کی ضرورت تھی جو ان کی لائبریری سے ملیں۔ ان کے بہنوئی نے یہ روایت دی ہے۔ 9 ستمبر 2020ء کو توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگنے کی وجہ سے 295-C کے تحت میر عبدالوحید کی فیملی کے خلاف مقدمہ بنایا گیا اور ملاؤں اور عوام الناس نے ان کے گھر کا گھیراؤ کر لیا لیکن پولیس نے ان کو مع فیملی کسی طرح وہاں سے نکالا اور راولپنڈی پہنچا دیا۔ کچھ دنوں کے بعد راولپنڈی سے ہی ان کے گھر سے رات کو چھاپہ مار کر پولیس نے ان کے بیٹے عبدالمجید صاحب کو گرفتار کر لیا۔

اللہ تعالیٰ نے میر عبدالوحید صاحب کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔ ان کے ایک بیٹے جن کا ابھی ذکر کیا ہے عبدالمجید صاحب کو گرفتار کر لیا تھا۔ ابھی تک اسیرِ راہ مولیٰ ہیں۔ جیل میں ہی تھے جب ان کے والد کی وفات ہو گئی، یہ شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اور جو بیٹے ان کے اسیر ہیں، بیس سال تقریباً عمر ہے، اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔

تیسرا ذکر ہے مکرم سید وقار احمد صاحب کا جو امریکہ میں تھے۔ 17 جنوری کو اٹھاون سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ وقار احمد کی اہلیہ حضرت مرزا بشیر احمد

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے
تو اس کیلئے سمٹ کر بیٹھے (اور اسے جگہ دے)

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب القیام الفصل الثالث)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

✿ میرے خطبات جمعہ کوتوجہ سے سنیں اوران سے پورا فائدہ اٹھائیں ✿ ایم.ٹی.اے. باقاعدگی سے دیکھیں ✿ اپنی پنج گانہ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کریں اور باجماعت ادا کریں ✿ اپنی اولاد میں خلافت کے ساتھ ایک مضبوط اور خاص تعلق پیدا کرنے کی ضرورت کا احساس پیدا کریں ✿ میرے خطبات جمعہ، تقاریر اور نصائح کو سنتے رہیں اور کی گئی نصائح پر عمل کریں ✿ ہر ممکن طریق اپناتے ہوئے فعال ہو کر آئرلینڈ کے تمام لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں

جلسہ سالانہ آئرلینڈ منعقدہ 3/اکتوبر 2021ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

20-09-2021

پیارے احباب جماعت احمدیہ آئرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 3/اکتوبر 2021ء کو اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب فرمائے، حاضرین جلسہ جو یہاں موجود ہیں اور جو انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہو رہے ہیں، جلسہ کی کاروائی میں شرکت کرنے سے غیر معمولی روحانی فیض پائیں اور بے انتہا برکتیں حاصل کریں۔ آپ کا تزکیۂ نفس ہو اور آپ اعمالِ صالحہ کی بجا آوری، نیکی اور تقویٰ میں ترقی کریں۔

عصر حاضر میں لازم ہے کہ آپ تعلیمی اور تربیتی امور کی طرف توجہ دیں تا کہ آپ اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے بارہ میں اپنے علم اور عرفان میں اضافہ کر سکیں اور اپنے ایمان میں ترقی کریں اور مثالی احمدی مسلمان بن سکیں۔

آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ آپ میرے خطباتِ جمعہ کو توجہ سے سنیں اور ان سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ آپ سب کو چاہئے کہ آپ ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھیں کیونکہ اس پر متعدد اعلیٰ پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہماری روحانیت کو ترقی دینے والے ہیں۔ آپ کو اپنے گھروں میں درس کا باقاعدگی سے اہتمام کرنا چاہئے، جس میں قرآنِ کریم کی تفسیر شامل ہو خاص طور پر تفسیرِ کبیر، اور حضرت مسیح موعودؑ کے مجموعہ روحانی خزائن سے تحریرات پر مشتمل درس ہو۔

اپنے گھروں کو اللہ کی عبادت کی جگہ بنائیں اور اپنی پنجگانہ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کریں اور باجماعت ادا کریں۔ اپنے گھر والوں میں روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ڈالیں۔

آپ کی اولاد کی تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اُن میں خلافت کے ساتھ ایک مضبوط اور خاص تعلق پیدا کرنے کی ضرورت کا احساس پیدا کریں اور یہ کہ وہ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کے ساتھ اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کا بہترین ذریعہ، میں دوبارہ کہوں گا، آپ سب کا ایم ٹی اے بار بار دیکھنا ہے۔ اور میرے خطبات جمعہ، تقاریر اور نصائح کو سنتے رہیں اور کی گئی نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ Covid نے لوگوں کو خدا کی طرف لوٹنے کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ سچا اور زندہ خدا تو اسلام کا خدا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ایک خاص اور مخلصانہ تعلق پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ اور خاص طور پر آپ سب کو ساری دنیا کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انسانیت کو اس وبا سے محفوظ رکھے۔

میں آپ کو یہ یاددہانی کرواتا ہوں کہ تبلیغ کا میدان اب بھی کھلا ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ان ممالک میں بغیر کسی روک کے پوری آزادی سے ہم تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پس یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اس موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ممکن طریق اپناتے ہوئے فعال ہو کر آئرلینڈ کے تمام لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

آخر میں میرے دل کی گہرائی سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی آمد کی خبر ہمارے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت بابرکت اور کامیاب فرمائے اور آپ کو اپنے عہد بیعت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے نظام کے استحکام کے لئے کوشاں رہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کے اندر نیکی، تقویٰ اور خدمت انسانیت میں ترقی کے لئے ایک حقیقی انقلاب پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/نومبر 2021)

صاحبؓ کی پڑنواسی، ان کے نواسے کی بیٹی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی کی بیٹی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہے۔ ان کی شادی شاہ صاحب کے ہاں ہوئی۔ اس خاندان میں وقار شاہ صاحب کے دادا سید ڈاکٹر ظہور شاہ صاحب کو بعد از ریٹائرمنٹ وقف کرنے کی توفیق ملی اور فجی میں خلافت ثالثہ کے دَور میں مبلغ کے طور پر چند سال رہے۔ پھر ربوہ میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت سے اور خلافت سے وفا رکھنے والا خاندان ہے۔

ان کی بیوی شازیہ خان کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے رشتہ کیلئے دعا کیلئے کہا اور پھر دعاؤں کے بعد جب میں نے حامی بھری تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس رشتہ کو منظور فرمایا۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ رشتہ طے کروایا تھا۔ لکھتی ہیں کہ وقار صاحب نے تینتیس سال کی شادی شدہ زندگی میں میری انگلی پکڑ کر مجھے چلایا۔ ہر ضرورت اور خواہش کا خیال رکھا۔ بے مثال باپ تھے۔ کبھی اپنے لیے کچھ نہیں کیا اور سادہ سے انسان تھے۔ اپنی کوئی خواہش نہیں تھی اور اگر کوئی تھی بھی تو گھر والوں پہ قربان کر دیتے تھے۔ کہتی ہیں کہ میرے لیے سب سے خوبصورت دن وہ تھا جب انہوں نے کسی کو نہایت فخر سے یہ کہا کہ میں مسجد جاتا ہوں اور اپنا عہد دہراتا ہوں اور میرے لیے اس عہد کو نبھانے سے زیادہ ضروری کچھ نہیں ہے۔ ہر چیز مَیں اس عہد پہ قربان کر سکتا ہوں اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ میں نے دیکھا ہے، میں جانتا ہوں کہ ایک کڑا امتحان ان پہ آیا تو انہوں نے اس عہد کا پاس کیا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا تھا اور جو نبھاتے رہے، اس کو پورا کیا اور کسی رشتہ کی پروا نہیں کی۔ خلافت کی اطاعت سے کبھی باہر قدم نہیں رکھا۔

کہتی ہیں کہ جو بات ان کو کبھی سمجھ نہیں بھی آتی تھی تو اس کی بھی اطاعت کرتے تھے کہ ہمارا کام اطاعت کرنا ہے۔ نہایت شکر گزاری والی طبیعت تھی اور کہتی ہیں ہر وقت مجھے بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ مالی قربانی میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ ان کے بیٹے عزیزم سید عادل احمد، جو اَب مربی سلسلہ ہیں جامعہ احمدیہ کینیڈا سے انہوں نے شاہد پاس کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے والد ایک سادہ اور مخلص انسان تھے۔ کبھی اپنے آپ کی فکر نہیں کی اور ہمیشہ سب بچوں اور امی کی ضروریات کا خیال رکھا۔ کوئی اچھی چیز اپنے لیے نہیں لیتے تھے بلکہ کئی دفعہ یاددہانی کروانی پڑتی تھی کہ اپنے اوپر بھی خرچ کر لیا کریں۔ مربیان اور نظام جماعت کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ ان کے سسر محمود احمد خان صاحب جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے نواسے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے پوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ وقار یعنی ان کے داماد ایک نہایت خوش اخلاق اور مہمان نواز انسان تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے کبھی ان کے ماتھے پر بل نہیں دیکھا جتنے مرضی مہمان آ جائیں اور جو بھی ہو جائے ان کے ساتھ کوئی بات بھی ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ شروع میں اپنے بیٹے عادل کی لاپروا، زندگی میں جو لاپروائی ہوتی تھی، اس کو بار بار ٹوکا کرتا تھا لیکن جب عادل نے وقف کیا تو پھر وقار کا رویہ مکمل بدل گیا اور پھر یہی بچہ ان کا سب سے قریبی بن گیا اور اس کی بہت عزت اور احترام کرنے لگ گئے۔

منیر احمد صاحب سابق امیر جماعت ابوظہبی لکھتے ہیں کہ وقار صاحب ابوظہبی میں ملازمت کرتے رہے۔ ملازمت کے دوران فیملی کے ساتھ وہاں رہے۔ اس دوران میں ان کے گھریلو تعلقات بھی قائم ہوئے۔ ایک پروفیشنل تھے۔ بنک میں کام کرنے والے بینکر تھے۔ طبیعت کی سادگی اور ملنساری آپ کا خاص وصف تھا۔ سلسلہ اور نظام سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ خلافت کیلئے حد درجہ محبت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ کہتے ہیں امریکہ جانے تک اپنی رہائش گاہ کو جماعتی ضروریات کیلئے بڑی بشاشت سے پیش کیا جو جمعہ اور دیگر اجتماعات کیلئے کام آتی رہی۔ جماعت کے انٹرنل آڈیٹر کے طور پر بھی انہیں کام کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح سید ہاشم اکبر نے بھی لکھا ہے کہ میں نے ان کے ساتھ کام کیا اور ہمیشہ ملنسار اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اپنے بچوں کیلئے دعائیں بھی قبول فرمائے۔

ان سب کے جنازے مَیں نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سابقین

حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور زیدؓ بن حارثہ کے بعد اسلام لانے والوں میں پانچ اشخاص تھے جو حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ سے ایمان لائے اور یہ سب کے سب اسلام میں ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب نکلے کہ چوٹی کے صحابہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ان کے نام یہ ہیں:

اوّل حضرت عثمانؓ بن عفان جو خاندان بنوامیّہ میں سے تھے۔ اسلام لانے کے وقت اُن کی عمر قریباً تیس سال کی تھی۔ حضرت عمرؓ کے بعد وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے خلیفہ ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نہایت باحیا، باوفا، نرم دل، فیّاض اور دولتمند آدمی تھے۔ چنانچہ کئی موقعوں پر انہوں نے اسلام کی بہت بہت مالی خدمات کیں۔حضرت عثمانؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپؐ نے انہیں پے در پے اپنی دو لڑکیاں شادی میں دیں جس کی وجہ سے انہیں ذوالنّورین کہتے ہیں۔

دوسرے عبدالرحمن بن عوفؓ تھے جو خاندان بنو زہرہ سے تھے جس خاندان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ تھیں۔نہایت سمجھدار اور بہت سُلجھی ہوئی طبیعت کے آدمی تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا سوال انہی کے ہاتھ سے طے ہوا تھا۔اسلام لانے کے وقت اِن کی عمر قریباً تیس سال کی تھی۔ عہدِ عثمانی میں فوت ہوئے۔

تیسرے سعد بن ابی وقاصؓ تھے جو اس وقت بالکل نوجوان تھے یعنی اس وقت اُن کی عمر انیس سال کی تھی۔ یہ بھی بنوزہرہ میں سے تھے اور نہایت دلیر اور بہادر تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عراق انہی کے ہاتھ پر فتح ہوا۔امیر معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

چوتھے زبیر بن العوامؓ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے صاحبزادے تھے اور بعد میں حضرت ابوبکرؓ کے داماد ہوئے۔ یہ بنواسد میں سے تھے اور اسلام لانے کے وقت ان کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو غزوۂ خندق کے موقع پر ایک خاص خدمت سرانجام دینے کی وجہ سے حواری کا خطاب عطا فرمایا تھا۔زبیرؓ حضرت علیؓ کے عہدِ حکومت میں جنگِ جمل کے بعد شہید ہوئے۔

پانچویں طلحہ بن عبیداللہ تھے جو حضرت ابوبکرؓ کے خاندان یعنی قبیلہ بنوتیم میں سے تھے اور اس وقت بالکل نوجوان تھے۔طلحہ بھی اسلام کے خاص فدایان میں سے تھے۔ حضرت علیؓ کے عہد میں جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔

یہ پانچوں اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی اُن دس اصحاب میں داخل ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے خاص طور پر جنت کی بشارت دی تھی اور جو آپؐ کے نہایت مقرّب صحابی اور مشیر شمار ہوتے تھے۔

ان لوگوں کے بعد اور لوگ جو شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وہ بعض تو قریش میں سے تھے اور بعض دوسرے قبائل میں سے تھے۔ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن الجراحؓ جن کے ہاتھ پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شام فتح ہوا۔ یہ نہایت نیک اور صوفی مزاج آدمی تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الملّۃ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ابوعبیدہ قریش کے قبیلہ بنوخلج میں سے تھے جنہیں بعض اوقات فہر بن مالک کی طرف منسوب کرکے فہری بھی کہہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ کی نظر میں ابوعبیدہ کی اتنی قدر و منزلت تھی کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ اگر حضرت عمرؓ کی وفات پر ابوعبیدہ زندہ ہوتے تو وہی خلیفہ ہوتے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی ابوعبیدہؓ کی بہت قدر کرتے تھے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جن لوگوں کو حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کا اہل قرار دیا تھا، اُن میں سے ابوعبیدہؓ بھی تھے۔ابوعبیدہؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔حضرت عمرؓ کے زمانہ میں وبائے طاعون سے شہید ہوئے۔

پھر عبیدۃؓ بن الحارث تھے جو بنو مطلب میں سے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے۔پھر ابوسلمہؓ بن عبدالاسد تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے اور بنومخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کی وفات پر اُن کی بیوہ امّ سلمہؓ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی۔ ابوحذیفہؓ بن عتبہ تھے جو بنوامیّہ میں سے تھے۔ان کا باپ عتبہ بن ربیعہ سردارانِ قریش میں سے تھا۔ ابوحذیفہؓ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے جو حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں مسیلمہ کذّاب کے ساتھ ہوئی تھی۔ سعید بن زیدؓ تھے جو بنوعدی میں سے تھے اور حضرت عمر کے بہنوئی تھے۔ یہ زید بن عمرو بن نفیل کے صاحبزادے تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شِرک ترک کر رکھا تھا۔سعیدؓ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔امیر معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔عثمان بن مظعونؓ تھے جو بنوجمح میں سے تھے۔نہایت صوفی مزاج آدمی تھے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شراب ترک کر رکھی تھی اور اسلام میں بھی تارکِ دنیا ہونا چاہتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے اس کی اجازت نہیں دی۔ارقم بن ابی ارقمؓ جن کے مکان کو جو کوہِ صفا کے دامن میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ ارقمؓ بنومخزوم میں سے تھے۔پھر عبداللہؓ بن جحش اور عبیداللہؓ بن جحش تھے۔ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے مگر قبیلہ قریش سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ زینبؓ بنت جحش جو بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں انہی کی بہن تھیں۔عبیداللہ بن جحش ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے زمانہ جاہلیّت میں ہی بُت پرستی ترک کر رکھی تھی۔ اسلام آیا تو وہ مسلمان ہوگیا، لیکن جب وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گیا تو کسی وجہ سے وہاں اسلام سے منحرف ہو کر عیسائی ہوگیا۔اس کی بیوہ اُمِّ حبیبہؓ جو قریش کے مشہور رئیس ابوسفیان کی لڑکی تھی بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئی۔

ان لوگوں کے علاوہ عبداللہ بن مسعودؓ تھے جو غیر قریشی تھے اور قبیلہ ھذیل سے تعلق رکھتے تھے۔عبداللہ ایک بہت غریب آدمی تھے اور عقبہ بن ابی معیط رئیس قریش کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔اسلام لانے کے بعد یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے اور آپؐ کی صحبت سے بالآخر نہایت عالم و فاضل بن گئے۔فقہ حنفی کی بنیاد زیادہ تر انہی کے اقوال واجتہادات پر مبنی ہے۔ پھر بلالؓ بن رباح تھے جو امیّہ بن خلف کے حبشی غلام تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں اذان دینے کا کام انہی کے سُپرد تھا۔مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے اذان کہنا چھوڑ دیا تھا لیکن جب حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں شام فتح ہوا تو ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے اصرار پر انہوں نے پھر اذان کہی جس پر سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آگیا، چنانچہ وہ خود اور حضرت عمرؓ اور دوسرے اصحاب جو اس وقت موجود تھے اتنے روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔حضرت عمرؓ کو بلالؓ سے اتنی محبت تھی کہ جب وہ فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔’’آج مسلمانوں کا سردار گذر گیا۔‘‘ یہ ایک غریب حبشی غلام کے متعلق بادشاہ وقت کا قول تھا۔پھر عامر بن فہیرہ تھے جن کو حضرت ابوبکرؓ نے غلامی سے آزاد کر کے خود اپنے پاس نوکر رکھ لیا تھا۔ پھر خبابؓ بن الارت تھے جو ایک آزاد شدہ غلام تھے اور اُن دنوں مکّہ میں لوہار کا کام کیا کرتے تھے۔ پھر ابوذرؓ تھے جو قبیلہ غفار سے تعلق رکھتے تھے۔انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سُنا تو تحقیقات کیلئے اپنے بھائی کو مکّہ بھیجا۔ چنانچہ وہ مکّہ آیا اور واپس جا کر ابوذرؓ کو حالات سے اطلاع دی، مگر اس سے ابوذرؓ کی تسلی نہیں ہوئی اس لیے اس کے بعد وہ خود مکّہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مِل کر مسلمان ہوگئے۔ ان کے اسلام لانے کا قصّہ بخاری میں مفصّل درج ہے اور بہت دلچسپ ہے۔ابوذرؓ نہایت زاہد وصوفی مزاج آدمی تھے۔اُن کا عقیدہ تھا کہ کسی صورت میں بھی مال جمع کرنا جائز نہیں ہے۔اس بناء پر بعض اوقات بعض دوسرے صحابہ سے ان کا جھگڑا ہو جاتا تھا۔

یہ وہ چند لوگ ہیں جو ابتدائی تین چار سال میں اسلام لائے۔ان میں سے شادی شدہ لوگوں کے بیوی بچے بھی عموماً ان کے ساتھ تھے، چنانچہ اس زمانہ میں مسلمان ہونے والی عورتوں میں مؤرخین نے حضرت خدیجہؓ کے بعد اسماء بنت ابی بکرؓ اور فاطمہؓ بنت خطاب زوجہ سعید بن زید کا نام خاص طور پر لیا ہے۔ان کے علاوہ عورتوں میں عباسؓ بن عبدالمطلب کی بیوی اُمّ فضل بھی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت تک عباسؓ خود اسلام نہیں لائے تھے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین چار سالہ تبلیغی جِدّ وجُہد کا نتیجہ یہی چند گنتی کی جانیں تھیں۔مگر ان سابقین الاوّلین میں سے سوائے حضرت ابوبکرؓ کے ایک بھی ایسا نہ تھا جو قریش میں کوئی خاص اثر یا وجاہت رکھتا ہو۔بعض غلام تھے اور اکثر لوگ غریب اور کمزور تھے۔بعض البتہ قریش کے اعلیٰ گھرانوں سے بھی تعلق رکھتے تھے۔مگر ان میں سے بھی زیادہ تر نوجوان تھے۔ بلکہ بعض کو تو گویا بچے ہی کہنا چاہئے اس لیے وہ ابھی اس حالت کو نہ پہنچے تھے کہ اپنے قبیلے میں کوئی اثر پیدا کر سکیں اور جو معمر تھے وہ غربت یا کسی اور وجہ سے کوئی اثر نہ رکھتے تھے۔ اس وجہ سے قریش میں یہ عام خیال تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف چھوٹے اور کمزور لوگوں نے مانا ہے، چنانچہ جب کئی سال بعد ہرقل شہنشاہ روم نے رئیس مکّہ ابوسفیان سے دریافت کیا کہ کیا ’’محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بڑے لوگ مانتے ہیں یا کہ کمزور اور چھوٹے لوگ؟‘‘ تو ابوسفیان نے یہی جواب دیا کہ ’’کمزور اور چھوٹے لوگ مانتے ہیں‘‘ جس پر ہرقل نے کہا اور خوب کہا کہ اللہ کے رسولوں کو شروع شروع میں چھوٹے لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت لینے کا طریق

اس موقع پر یہ ذکر نامناسب نہ ہوگا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہونے کیلئے آتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپؐ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر مقررہ الفاظ میں اسلام کا اقرار کرواتے تھے اور یہ عہد لیتے تھے کہ آئندہ وہ ہر معروف امر میں آپؐ کی فرمانبرداری کرے گا۔اسلام کے اقرار میں اصولی باتوں کا صراحت کے ساتھ ذکر کرواکے اقرار لیا جاتا تھا مثلاً یہ کہ خدا کو ایک واحد لاشریک یقین کروں گا اور کسی قسم کا شِرک نہیں کروں گا اور ہر قسم کے اعمالِ شنیعہ مثلاً چوری، زنا، قتل، جھوٹ وغیرہ سے پرہیز کروں گا وغیرہ وغیرہ۔عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے آپ اقرار تو یہی لیتے تھے جو مردوں سے لیا جاتا تھا، مگر آپؐ عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے تھے بلکہ صرف زبانی اقرار لے لیا جاتا تھا۔ بعد میں جب جہاد بالسیف کے متعلق احکام نازل ہوئے تو آپؐ نے بیعت میں جہاد کے متعلق بھی الفاظ زیادہ فرمادیئے، لیکن عورتوں کی بیعت آخر تک اسی ابتدائی صورت میں قائم رہی۔ بیعت کے علاوہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپؐ غیر محرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتے تھے اور پَردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد تو شرعاً غیر محرم مرد وعورت کا ایک دوسرے پر اپنی زینت کا اظہار خواہ وہ نظر کے ذریعہ ہو یا لمس وغیرہ کے ذریعہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 122 تا 126 مطبوعہ 2006 قادیان)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(490) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ خاکسار نے حضور علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے نسیان کی بیماری بہت غلبہ کرگئی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ پڑھا کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ اس سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔

(491) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مَیں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتا آیا ہوں اور سب سے پہلے مَیں نے آپ کو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا۔ جب کہ مَیں بالکل بچہ تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کیلئے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی اذان ہوتی تو سُنّتیں گھر میں پڑھ کر نماز کیلئے مسجد میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔ نماز کبھی خود کراتے کبھی میاں جان محمد امام مسجد کراتا۔ نماز سے آکر تھوڑی دیر کیلئے سو جاتے۔ مَیں نے آپ کو مسجد میں سنت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ سنت گھر پر پڑھتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا دین محمد صاحب مرزا نظام الدین صاحب کے برادر نسبتی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے اور حضرت صاحب کے سخت مخالف تھے۔ مرزا دین محمد صاحب ایک عرصہ سے احمدی ہو چکے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں جان محمد مرحوم امام مسجد تھا اور قوم کا کشمیری تھا۔ نیک اور سادہ مزاج انسان تھا۔ اور اکثر حضرت صاحب کی خدمت میں رہتا تھا۔

(492) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ جب مَیں حضرت صاحب کے پاس سوتا تھا۔ تو آپ تہجد کیلئے نہیں جگاتے تھے۔ مگر صبح کی نماز کیلئے ضرور جگاتے تھے اور جگاتے اس طرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکا سا چھینٹا پھوار کی طرح چھینکتے تھے۔ مَیں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دے کر کیوں نہیں جگاتے اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں اس پر فرمایا کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی آنحضرت ﷺ کی اتباع کرتے تھے۔

(493) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مَیں نے حضرت صاحب سے درخواست کی کہ مجھے کسی جگہ نوکر کرا دیں۔ حضور نے فرمایا ہمارے واقفوں میں سے ایک ڈپٹی کلکٹر نہر ہیں ان سے سفارش کر دینگے۔ مگر اس کے بعد مَیں خود ہی دوسری جگہ نوکر ہو گیا لیکن بالآخر نہر ہی کی طرف آ گیا اور اٹھائیس سال ملازمت کی۔

(494) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں داخل تھا کہ اپنے دوستوں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ طبی معاملات میں حکیموں ڈاکٹروں سے۔ قانونی باتوں میں وکلاء سے۔ فقہی مسائل میں علماء سے۔ مکان کی تعمیر ہو تو اوور سیروں یا راجوں مستریوں سے۔ گھر کا معاملہ ہو تو اہل بیت سے۔ اردو زبان کے کسی لفظ کے متعلق کوئی بات ہو تو ہماری والدہ صاحبہ اور میر صاحب مرحوم سے۔ غرض آپ کی عادت تھی کہ چھوٹی بڑی ہر بات میں ایک یا زیادہ اہل لوگوں کو بلا کر مشورہ اور تبادلہ خیال کر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح بہت سے معاملات مجلس احباب میں بعد مشورہ طے پاتے تھے۔ غرض آپ حتی الوسع ہر معاملہ میں مشورہ لیا کرتے تھے پھر جس بات پر انشراح ہو جاتا اُسے قبول کر لیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی بہت کثرت سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ دراصل اسلامی نظام کی بنیاد ہی اوّلاً مشورہ اور بعدہٗ توکّل پر ہے۔

(495) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کی مدد سے دیکھتا ہے۔

(496) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1905ء کے زلزلہ کے بعد جب باغ میں رہائش تھی تو ایک دن حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آج ہم نے اپنی ساری جماعت کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پورا واقعہ یوں ہے کہ ان ایام میں آپ نے جب ایک دفعہ کسی احمدی کا جنازہ پڑھا تو اس میں بہت دیر تک دُعا فرماتے رہے اور پھر نماز کے بعد فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے کس کس کے جنازہ میں شرکت کا موقعہ ملے گا۔ اس لئے آج مَیں نے اس جنازہ میں سارے دوستوں کیلئے جنازہ کی دُعا مانگ لی ہے اور اپنی طرف سے سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔

(497) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ پیر منظور محمد صاحب ان سے بیان کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے زلزلہ کے بعد باغ میں مقیم تھے تو ایک دن آپ کو ایک الہام ہوا تھا کہ "**تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت**" یہ الہام کہیں چھپا نہیں۔ پھر اس کے بعد ہی کچھ دن میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیمار ہو گئے اور چند روز میں فوت ہو گئے۔

(498) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن مجید کا تذکرہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے اپنی تمام جائیداد لِلّٰہ تقسیم کر دی۔ اس پر کسی نے اس بزرگ سے کہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ اپنے بیٹے کیلئے بھی کچھ رکھ لیتے تو اس بزرگ نے جواب دیا کہ مَیں اپنے بیٹے کیلئے سورۃ واقعہ چھوڑتا ہوں کیونکہ حدیث شریف میں فضائل قرآن میں لکھا ہے کہ جو شخص ہر روز سورۃ واقعہ ورد کے طور پر پڑھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ فاقہ سے بچاتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو یہ ایک خاص قسم کی حالت سے متعلق ہوگی ورنہ عام حالات میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ورثاء کا حق مقدم ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب ایک دفعہ حضرت سعد بن ابی وقاص بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کرنا چاہا مگر آنحضرت ﷺ نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ ورثاء کو بے سہارا نہیں چھوڑنا چاہئے۔

(499) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ غالباً دوسرا یا تیسرا سالانہ جلسہ تھا کہ حضور ایک دن عشاء کی نماز کیلئے مسجد میں تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا کہ مولوی صاحب (مراد غالباً حضرت خلیفہ اوّلؓ ہیں۔ خاکسار مؤلف) میرے دل میں یہ آیات گزری ہیں کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) اور يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (الماعون: 8) پھر حضور نے ان آیات کی اس قدر تشریح فرمائی کہ حاضرین نے متاثر ہو کر چیخیں مارنی شروع کر دیں۔ بعد ازاں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے سورۃ مریم کی قراءت سے نماز شروع کی اور بحالتِ نماز بھی ویسا ہی رونے اور چیخنے کا شور پڑا ہوا تھا جو بعد میں کم نظر آیا ہے۔ دوسرے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر میں فرمایا کہ دُعا میں اس قدر اثر ہے کہ اگر کوئی کہے کہ دعا سے پہاڑ چل پڑتا ہے تو مَیں اُسے یقین کرونگا اور اگر کوئی کہے کہ دعا سے درخت نقل مکانی کر جاتا ہے تو مَیں اسے سچ مانوں گا۔ ایک مسلمان کے پاس سوائے دُعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں یہی تو وہ چیز ہے جو انسان کی رسائی خدا تعالیٰ تک کرا دیتی ہے۔

(500) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق میں بعض باتیں خاص طور پر نمایاں تھیں اور ان میں سے ایک یہ تھی کہ آپ کبھی کسی کی دل شکنی کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور اس سے بہت ہی بچتے تھے اور دوسروں کو بھی منع فرماتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میری طبیعت پر بھی یہی اثر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی سیرت کا یہ ایک خاص نمایاں پہلو تھا کہ حتی الوسع دوسروں کی انتہائی دلداری فرماتے اور دل شکنی سے بچتے تھے۔

(501) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک حال محلہ دار الفضل قادیان نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میرا لڑکا عبدالرحمن ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا وہ بعارضہ بخار محرقہ و سرسام تین چار دن بیمار رہ کر قادیان میں فوت ہو گیا۔ مَیں اس وقت فیض اللہ چک میں ملازم تھا۔ مجھے اطلاع ملی تو قادیان آیا اور حضرت مولوی نور الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس سے فارغ ہو کر مَیں واپس فیض اللہ چک چلا گیا۔ پھر مَیں آئندہ جمعہ کے دن قادیان آیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام مسجد مبارک کے پہلے محراب میں جو کھڑکیوں کے درمیان ہوتا تھا تشریف فرما تھے۔ مَیں اندر کی سیڑھیوں سے مسجد میں گیا۔ جب حضور کی نظرِ شفقت مجھ پر پڑی تو حضور نے فرمایا: آگے آ جاؤ۔ وہاں پر بڑے بڑے ارکان حضور کے حلقہ نشین تھے۔ حضور کا فرمانا تھا کہ سب نے میرے لئے راستہ دیدیا۔ حضور نے میرے بیٹھتے ہی محبت کے انداز میں فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنے بچہ کی موت پر بہت صبر کیا ہے۔ مَیں نعم البدل کیلئے دعا کروں گا۔ چنانچہ اس دُعائے نعم البدل کے نتیجہ میں خدا نے مجھے ایک اور بچہ دیا جس کا نام فضل الرحمن ہے جو آج کل بحیثیت مبلغ گولڈ کوسٹ افریقہ میں کام کر رہا ہے۔

(502) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ نبی بخش صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ مَیں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس علاج کیلئے حاضر ہوا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ شاید موتیا اُتریگا۔ مَیں نے دو اور ڈاکٹروں سے بھی آنکھوں کا معائنہ کرایا۔ سب نے یہی کہا کہ موتیا اُتریگا۔ تب مَیں مضطرب و پریشان ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال عرض کر دیا۔ حضور نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دستِ مبارک پھیر کر فرمایا "مَیں دُعا کرونگا" اسکے بعد پھر نہ وہ موتیا اُترا اور نہ ہی وہ کم نظری رہی اور اسی وقت سے خدا کے فضل و کرم سے میری آنکھیں درست ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حافظ صاحب اس وقت اچھے معمّر آدمی ہیں اور اس عمر کو پہنچ چکے ہیں جس میں اکثر لوگوں کو موتیا بند کی شکایت ہو جاتی ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

خطبہ عید الفطر

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے
آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں مَیں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا (الحدیث)

ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بات کا بدلہ لیا جائے اور لڑائی جھگڑوں کو بڑھایا جائے بلکہ عفو، درگزر اور صبر سے کام لینا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ٹھہریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ
تُو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ

عیدگاہ میں آتے جاتے اور سارا دن بھی ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں صرف کرنا چاہیے، نمازوں کا بھی باقاعدہ خیال رکھنا چاہیے

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا
تو اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے

سب دنیا کے احمدیوں، اسیرانِ راہِ مولیٰ، شہدائے احمدیت کی اولادوں، سب دنیا کے مجبوروں، بے کسوں اور ضرورت مندوں کیلئے دعا کی تحریک

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 ؍نومبر 2004ء بمقام مسجد فضل، لندن، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○
وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
(الانفال:47)

الحمد للہ کہ رمضان خیریت سے گزر گیا اور آج ہم سب یہاں اکٹھے ہو کر عید منا رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہی ہے کہ اس کی خاطر جو چند دن کیلئے ہم نے اپنے آپ کو جائز چیزوں سے روکا تھا اس نے اس کے بدلے میں آج عید کی خوشیاں دی ہیں۔ تو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے سلوک کے مطابق ہے کہ کوئی بھی نیکی تم کرو گے تو لازماً وہ اس کا اجر دے گا۔

انسان سو دنیاوی دھندے اپنی بہتری کیلئے کرے لیکن اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ ضرور اس کے آخر میں اس کیلئے خوشی کے سامان ہوں گے یا کوئی بھی کام وہ کرتا ہے تو ضرور اسکے بہتر نتائج نکلیں گے جبکہ خدا تعالیٰ کی خاطر کی گئی نیکی کے لازمی بہتر نتائج نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دیتا ہے اور اسکے اظہار کے طور پر تمہیں سمجھانے کیلئے اس نے ان روزوں کے بعد ہمیں یہ عید کا دن دکھایا ہے اور یہ عید کا دن اس لیے رکھا گیا ہے تا کہ یہ اظہار ہوتا رہے کہ میری خاطر تمہاری جو تنگیاں اور تکلیفیں اور برداشت تھی اس کے بعد تمہیں خوشی مہیا کرتا ہوں۔ تو یہ عید کا دن ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام ہے کہ تمہارے ہر نیک عمل کا اللہ تعالیٰ ضرور تمہیں اجر دے گا اور اس سے تمہیں خوشی پہنچے گی۔ اسکے بدلے میں تمہارے لیے خوشی کے سامان مہیا ہوں گے۔ اس لیے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو، اسکے دیے ہوئے احکامات پر عمل کرتے رہو اور ان حکموں میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ اگر اس طرح رہو گے تو وہ ہمیشہ تمہارے لیے خوشیوں اور عیدوں کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے، اسکے رسول کی اطاعت کرنے والے آپس میں جھگڑا نہیں کرتے بلکہ پیار اور محبت سے رہتے ہیں۔ پس تم بھی اگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو ختم کرو۔

ان لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے نہ صرف اللہ اور اسکے رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والے ہو گے بلکہ تمہارا جو جماعت کی وجہ سے ایک رعب قائم ہوا ہوا ہے وہ رعب بھی جاتا رہے گا، تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی۔ دشمن اور مخالف تمہارے ان لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے فائدہ اٹھائے گا۔ شیطان تمہارے ان لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے تمہارے اندر وسوسے پیدا کرے گا اور ان میں سے ایک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم میں نظام سے نفرت پیدا کر دے کیونکہ اسکی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے تم اگر اپنے معاملے نظام جماعت کے پاس لے کر جاؤ گے تو جس فریق کے خلاف بھی فیصلہ ہو گا اس کے دل میں کچھ نہ کچھ جماعتی عہدیدار کے خلاف بدگمانی پیدا ہو گی، اس کے متعلق بدگمانی پیدا ہو گی اور پھر یہی نہیں کہ تمہاری اس بات سے دشمن فائدہ اٹھائے گا بلکہ اس وجہ سے تمہارے اندر بزدلی بھی پیدا ہو جائے گی۔ بزدل آدمی جب لڑائی جھگڑے کر رہا ہوتا ہے تو پھر مقابلے کیلئے اپنے جتھے بنانے کی کوشش کرتا ہے، گروہ بنانے کی کوشش کرتا ہے اور پھر یہ مدد کرنے والے تمہارے سے اپنے کام بھی نکلواتے ہیں۔ تمہیں غلط راستوں پہ چلاتے ہیں۔ تمہیں عہدیداروں کے متعلق باتیں بھی کریں گے اور ایسی بہت ساری باتیں پیدا ہوں گی جو قباحتیں پیدا کرنے والی ہوں۔ تو پھر یہ ایک شیطانی چکر ہے جو شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ پھر باتیں چھپی نہیں رہتیں۔ آپس کے جو لڑائی جھگڑے اور نفرتیں ہیں وہ پھر چھپے نہیں رہتے۔ وہ پھر غیروں تک بھی پہنچتے ہیں اور ان پر تمہارا ایک جماعت ہونے کی وجہ سے، ایک فردِ جماعت ہونے کی وجہ سے جو رعب ہے وہ رعب ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے فرمایا کہ اگر ایسے معاملات پیدا ہو جائیں تو صبر سے کام لو۔ اگر بہت ہی سنجیدہ معاملہ ہے جس کے حل کیے بغیر گزارہ نہیں تو نظامِ جماعت کو بتا دو وہ تمہارے لیے کوئی بہتر راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اور پھر تم بہرحال صبر کر کے خاموش ہو جاؤ۔ اگر تمہارا یہ صبر خدا کی خاطر ہو گا، اس لیے ہو گا کہ جماعتی وقار کو ٹھیس نہ لگے، لوگوں کو جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا موقع نہ ملے، غیروں کو جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا موقع نہ ملے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ میری خاطر کیونکہ تم نے یہ کام کیا ہے تو مَیں بہرحال پھر تمہارے ساتھ رہوں گا، تمہاری بہتری کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کروں گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ہو تو اس کو اپنی جناب سے ایسے سامان مہیا فرماتا رہتا ہے جو انسان کیلئے تسکین کا باعث بنتے رہتے ہیں، جو اس کیلئے خوشی کا سامان پیدا کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جماعت کے وقار کی خاطر تمہاری اس قربانی کی بہت قدر کرتا ہے۔

پس یہ رمضان اور یہ عید تمہیں یہ بھی سبق دے رہے ہیں کہ عام زندگی میں بھی خدا کی خاطر دی گئی قربانی کے بعد اللہ تعالیٰ تمہارے لیے خوشی کے سامان پیدا فرمائے گا ان شاء اللہ۔ اس لیے جو ایک مہینہ کی ٹریننگ تم نے لی ہے اسکو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے۔ پھوٹ اسلام کیلئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے دم بدم تنزل کرتا جاتا ہے۔ اس لئے خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس جماعت میں شامل ہوں جو بیہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور اس سیدھے راستے پر چل رہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔“

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 370-371)

تو دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو بتایا ہے، یہ اعلان فرما رہے ہیں، دوسرے مسلمانوں کو یہ دعوت دے رہے ہیں کہ جس پاک جماعت کا قیام مقدر تھا وہ بن چکی ہے۔ اس لیے اگر ایک ہو کر رہنا ہے تو آؤ اور اس جماعت میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلتے ہوئے ایک ہو کر رہنے والی اور جماعت کی مضبوطی کا احساس کرنے والی، لڑائی جھگڑوں سے بچنے والی یہی ایک جماعت ہے۔

تو دیکھیں یہ کتنی بڑی توقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت سے کر رہے ہیں،

ہم سے کر رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ان توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں۔ اپنی معمولی معمولی لڑائیوں اور ذرا ذرا سی بات پر زُود رَنجیوں اور رنجشوں کو ترک کریں۔ آپس میں محبت اور پیار سے زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بات کا بدلہ لیا جائے اور لڑائی جھگڑوں کو بڑھایا جائے بلکہ عفو، درگزر اور صبر سے کام لینا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ٹھہریں۔

پس اس عید کے دن جو ہر ایک کیلئے خوشی کا دن ہے اپنی خوشیوں کو اَور بڑھانے کیلئے ان لوگوں سے بھی آگے بڑھ کر گلے ملیں جن سے شکر رنجیاں ہیں، ناراضگیاں ہیں، تلخیاں ہیں۔ آپس میں بول چال بعضوں کی بند ہے، چاہے وہ دوست ہوں، عزیز ہوں یا دفتروں میں کام کرنے والے ہوں۔ میاں بیوی ہوں، ساس بہو ہوں، بہن بھائی ہوں تو جو بھی ہوں جب خدا کی خاطر اور جماعت کی مضبوطی کی خاطر ان ناراضگیوں کو دور کریں گے اور اپنے معاملات خدا پر چھوڑتے ہوئے صبر سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ان محبتوں کو پھیلانے کی وجہ سے نہ صرف ذاتی طور پر تم فائدہ اٹھاؤ گے بلکہ تمہاری یہ بات جماعتی مضبوطی کا بھی باعث بنے گی اور جب ہر ایک کو اس بات کا احساس ہو جائے گا تو یہی چیز عید کی بھی حقیقی خوشیوں کی ضامن بن جائے گی، حقیقی خوشیاں دینے والی بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سب روٹھے ہوؤں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک روایت میں آتا ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فی فضل الحب فی اللہ، حدیث 6548)

تو دیکھیں یہ ہے سلوک جو اللہ تعالیٰ اپنے سے محبت کرنے والے اور اطاعت کرنے والوں سے کرتا ہے کہ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جب کوئی اَور سایہ نہیں ہوگا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تُو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کر۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 373، مسند معاذ بن انس، حدیث 15703 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ ہے فضیلت جو آج ہر احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو تعلق رکھتا ہے جو تمہارا خیال رکھتا ہے اس سے تعلق رکھنا تو کوئی بڑی بات نہیں، اس کی تو کوئی حقیقت نہیں ہے، اس میں تو کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ فرمایا فضیلت اس میں ہے کہ جو تمہارے سے تعلق توڑتا ہے، جس سے تمہیں تکلیف پہنچی ہے، جو تمہارے حق مار رہا ہے، جو تمہاری برائیاں کرتا پھرتا ہے ان سب کو معاف کرو اور ان سے تعلق جوڑو اور اللہ کی خاطر جوڑے گئے تعلق جو ہیں اور اللہ کی خاطر کی گئی معافی جو ہے، درگزر جو ہے یہی تمہارے لیے فضیلت کا باعث ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔'' (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 95) اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسماً نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے یہ تعلق جوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔'' فرمایا ''میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دِقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کیلئے درد دِل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔''

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 127)

ان برائیوں کا مطلب یہی ہے کہ پھر جو نتیجہ نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سزا ہوگی۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں یعنی دشمن کو ہنسی ٹھٹھے کا موقع نہیں مل رہا بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں پاتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اس کا قرب پانے والے ہوں۔ ہماری حقیقی عیدیں تو تبھی ہوں گی جب ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں داخل ہوں گے، کامل اطاعت میں داخل ہوں گے اور جب ہم اس کے سایہ رحمت میں جگہ پانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

عید کے ضمن میں بھی مَیں ایک دو اَور باتیں بھی کرنا چاہتا ہوں۔ ایک حدیث ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ۔

(کنز العمال، جزء 8، صفحہ 546، باب صلاۃ عید الفطر، حدیث 24094، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

ایک اَور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تکبیر و تحلیل اور حمد و ثنا کرتے ہوئے اور خدا کی تقدیس ظاہر کرتے ہوئے اپنی عیدوں کو زینت بخشو۔

(کنز العمال، جزء 8، صفحہ 546، باب صلاۃ عید الفطر، حدیث 24095، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

تو عید کا دن صرف اچھے کپڑے پہن کر اچھے کھانے کھا کر گزارنے کا نام نہیں ہے بلکہ عید کیلئے عید گاہ میں آتے جاتے اور سارا دن بھی ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں صرف کرنا چاہیے۔ نمازوں کا بھی باقاعدہ خیال رکھنا چاہیے۔ نمازوں کی حاضری کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے جس طرح رمضان میں ہوتی رہی ہے۔ آج یہاں بیت الفضل میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبح کی نماز پہ تو کافی لوگ آئے ہوئے تھے جو قریب کے تھے۔ اللہ کرے کہ یونہی مسجدیں نمازیوں سے بھری رہیں۔ ہماری اصل عید تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری عیدوں کی زینت صرف خوشیاں منانے میں نہیں ہے۔ یہ تہوار تو اَور لوگ بھی ڈھول ڈھمکے کر کے، باجے بجا کے مناتے ہیں۔ آج کل بھی یہاں بڑے پٹاخے بج رہے ہیں، ان کا کوئی دن ہے جو منائے جاتے ہیں، پچھلے دنوں میں منائے جا رہے تھے۔ بلکہ عید کی زینت کو بڑھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت ضروری ہے اور نہ صرف فرض نمازوں کی حاضری بلکہ راتوں کو زندہ کرنے والے کیلئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا تو اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، حدیث 1782)

دیکھیں کس قدر خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جو عید کی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے زندہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہر احمدی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والا بن جائے۔ خدا کرے کہ یہ عید جماعت کے ہر فرد کیلئے خوشیوں کی خبریں لے کے آئے اور ہمیشہ ان خوشیوں سے حصہ پانے والے ہوں۔

اب ہم دعا کریں گے۔

سب دعا میں شامل ہوں گے ان شاء اللہ۔ دعا میں سب دنیا کے احمدیوں کو، اسیران کو، شہدائے احمدیت کی اولادوں کو؛ سب دنیا کے مجبوروں، بے کسوں کو، ضرورت مندوں کو یاد رکھیں۔ اللہ سب کیلئے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے اور سب اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے بن جائیں۔

اب عید مبارک کا پیغام دینا بھی رہ گیا ہے۔

سب کو یہ عید مبارک ہو!

اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیشہ خوشیاں لے کر آئے۔ ربوہ کے رہنے والوں کیلئے بھی اور پاکستان کے رہنے والے احمدیوں کو عید مبارک۔ قادیان کے رہنے والوں کو بھی عید مبارک۔ دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے احمدیوں کو عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ سب کی عید کو اور آئندہ آنے والی عیدوں کو خوشیوں سے بھر دے۔

(خطبہ ثانیہ و دعا)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مَیں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد ترک ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 325)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے، بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 605، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو تو جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اسے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخون نہیں کٹوانے چاہئیں

کسی بھی سلسلہ کا پہلا اور آخری نبی یا وہ نبی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو کہ وہ اسے انسانوں کی دسترس سے بچائے گا، قتل نہیں ہو سکتے، ان کے علاوہ باقی انبیاء کیلئے قتل نفس کوئی معیوب بات نہیں اور اس سے نبی کی شان میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا

غصہ کی حالت میں دی جانے والی طلاق بھی مؤثر ہوگی، شرطی طلاق بھی مقررہ شرط کے پورا ہونے پر مؤثر ہو جاتی ہے، طلاق کیلئے پسندیدہ امر یہی ہے کہ خاوند طہر میں طلاق دے لیکن اگر وہ حمل حیض یا نفاس کے ایام میں طلاق دیتا ہے تو ایسی طلاق بھی مؤثر ہوگی

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے اہم سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط 26)

سوال: ایک دوست نے اصول فقہ کے قانون ''قول صحابیٔ رسول ﷺ شرعی حکم کے استنباط کیلئے دلیل ہے'' کے بارے میں حضور انور سے راہنمائی کی درخواست کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20 جولائی 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب: اس امر میں کوئی شک نہیں کہ صحابہ حضور ﷺ کے تربیت یافتہ تھے، انہوں نے حضور ﷺ سے علم و عرفان حاصل کیا اور وہ مقاصد شریعت کو زیادہ اچھی طرح جانتے تھے۔ لیکن اسکے باوجود اصول فقہ والوں کا یہ قانون ایک Hard and fast rule کے طور پر نہیں مانا جا سکتا کیونکہ اقوال صحابہ بھی احادیث ہی کی طرح آنحضور ﷺ اور صحابہ کا دور گزرنے کے بعد جمع کیے گئے۔

صحابہ رسول ﷺ کے اقوال کا درجہ تو یقیناً احادیث نبوی ﷺ کے بعد آتا ہے۔ جبکہ بہت سی احادیث پر علماء وفقہاء نے جرح کر کے انہیں ضعیف اور موضوع قرار دیا ہے۔ امام المحدثین حضرت امام بخاریؒ کو چھ لاکھ کے قریب احادیث یاد تھیں جن میں سے انہوں نے سولہ سال کی محنت شاقہ کے بعد صرف تین ہزار کے قریب احادیث کو اپنی صحیح میں شامل فرمایا۔ دوسری صدی ہجری کے مؤرخ واقدی کی بیان کردہ متعدد احادیث ایسی ہیں جن کو علماء نے قابل استناد قرار نہیں دیا۔

پس اصل بات وہی ہے جو حضور ﷺ کے غلام صادق اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مبعوث ہونے والے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ ''کون ایسا مومن ہے جو قرآن شریف کو حدیثوں کیلئے حکم مقرر نہ کرے؟ اور جب کہ وہ خود فرماتا ہے کہ یہ کلام حکم ہے اور قول فصل ہے اور حق اور باطل کی شناخت کیلئے فرقان ہے اور میزان ہے تو کیا یہ ایمانداری ہوگی کہ ہم خدا تعالیٰ کے ایسے فرمودہ پر ایمان نہ لاویں؟ اور اگر ہم ایمان لاتے ہیں تو ہمارا ضرور یہ مذہب ہونا چاہیئے کہ ہم ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول کو قرآن کریم پر عرض کریں تا ہمیں معلوم ہو کہ وہ واقعی طور پر اسی مشکوٰۃ وحی سے نور حاصل کرنے والے ہیں جس سے قرآن نکلا ہے یا اس کے مخالف ہیں۔''

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 22)

پس اس تعلیم کی روشنی میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ صحابہ کے وہ اقوال جو قرآن کریم، سنت نبویہ ﷺ اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہیں، شرعی احکام کے استنباط کیلئے دلیل شمار ہوں گے۔

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا غیر مسلموں پر رحم کرنا اور ان کیلئے استغفار کرنا جائز ہے۔ اور ان پر اتمامِ حجت ہونے یا نہ ہونے سے ان کیلئے رحم اور استغفار کرنے میں کوئی فرق پڑے گا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20 جولائی 2020ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: قرآن کریم کا علم رکھنے والے کی طرف سے اس قسم کا سوال کرنا قابل تعجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس طرح اپنے لیے رب العالمین کے الفاظ استعمال کر کے یہ مضمون بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں میں پائی جانے والی مخلوق کی رنگ و نسل اور مذہب و ملت کا فرق کیے بغیر ربوبیت کرنے والی ذات ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کیلئے رحمۃ للمومنین یا رحمۃ للمسلمین کی بجائے رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 108) کے الفاظ استعمال فرما کر ہمیں بتا دیا کہ یہ رسول تمام جہانوں کیلئے بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و ملت سراپا رحمت ہے۔

یہی تعلیم حضور ﷺ نے اپنے متبعین کو بھی دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا لَا یَرۡحَمُ اللّٰہُ مَنۡ لَا یَرۡحَمُ النَّاسَ (صحیح بخاری کتاب التوحید) یہاں پر بھی حضور ﷺ نے یرحم المومنین یا یرحم المسلمین کی بجائے یرحم الناس کے الفاظ استعمال کر کے ہمیں سمجھا دیا کہ ایک حقیقی مسلمان کا دل جب تمام بنی نوع انسان کیلئے رحمت کے جذبہ سے لبریز ہوگا تب وہ اللہ تعالیٰ کے رحم کا مورد ہو سکے گا۔

جہاں تک کسی کیلئے استغفار کرنے کا تعلق ہے تو اس بارے میں بھی قرآن و سنت نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے کہ ایسا مشرک جس کے متعلق یہ واضح ہو جائے کہ وہ خدا کا دشمن اور یقیناً جہنمی ہے اس کیلئے استغفار نہ کیا جائے۔ اور کسی کے جہنمی ہونے کا علم یا تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے یا اسکے ان انبیاء اور برگزیدوں کو ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ خود کسی کے جہنمی ہونے کی خبر دیتا ہے۔

اسی لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے ان کے والد کے عدو اللہ ہونے کی خبر دی تو آپ اس کیلئے استغفار سے دست بردار ہو گئے۔ (سورۃ التوبہ: 114)

مدینہ کے منافقین کی شرارتوں اور ان کی طرف سے آنحضور ﷺ اور مسلمانوں کو دی جانے والی تکالیف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کیلئے سخت انذار فرمایا اور انہیں نافرمان قرار دیتے ہوئے جہنمی قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو چونکہ اس وقت تک ان کیلئے استغفار کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا تھا اس لیے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی وفات پر حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اس اختیار کی بنا پر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کیلئے استغفار کیا۔

اسلام کی عفو کی تعلیم اپنے اندر ایک ایسی گہری حکمت رکھتی ہے جس سے پہلے مذاہب کی تعلیمات عاری تھیں۔ لہٰذا اسلام اپنے ہر دشمن کیلئے جب تک کہ اسکے اصلاح پانے کی امید باقی ہو، ہدایت کی دعا کرنے اور اسکی تربیت کیلئے کوشش کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ جنگ احد میں جب مسلمانوں کو نقصان پہنچا اور حضور ﷺ بھی زخمی ہو گئے تو کسی نے حضور ﷺ کی خدمت میں مخالفین اسلام کے خلاف بد دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے لعنت ملامت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے خدا کا پیغام دینے والا اور رحمت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اسکے بعد حضور ﷺ نے اللہ کے حضور یہ دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے دے کیونکہ وہ (میرے مقام اور اسلام کی) حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی) اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ کے حضور یہ التجا کی کہ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ (اسلام اور میرے مقام کی) لاعلمی کی وجہ سے اسلام کی مخالفت کر رہی ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

پس اسلام اپنے متبعین کو تاکید کرتا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کیلئے بلا امتیاز مذہب و ملت اور رنگ و نسل رحم کے جذبات سے پُر ہوں اور سوائے ان مشرکوں اور خدا کے دشمنوں کے جن کے جہنمی ہونے پر اللہ تعالیٰ نے مہر ثبت فرما دی ہو، ہر ایک کیلئے استغفار کرنے والے ہوں۔

آپ کے سوال کا تعلق اگر کسی معین انسان کے ساتھ ہے تو ایسی صورت میں پھر مسلم اور غیر مسلم کا سوال نہیں اٹھتا بلکہ اس انسان کے پیدا کردہ حالات، واقعات اور اس سے تعلق رکھنے والے حقائق کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیے۔

سوال: ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ کیا یکم ذوالحج سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کٹوانے کا ارشاد صرف حاجیوں کیلئے ہے یا ہر قربانی کرنے والے کیلئے ہے۔ نیز یہ کہ اگر کسی علاقے میں ذوالحج کے نکلے ہوئے چاند کا بعد میں پتہ چلے تو اس علاقہ کے لوگوں کیلئے کیا ہدایت ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 11 اگست 2020ء میں اس بارے میں درج ذیل ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: احادیث سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم ہر قربانی کرنے والے کیلئے ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو تو جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اسے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہیں کٹوانے چاہئیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی)

باقی اگر کسی علاقے میں ذوالحج کا چاند نکلنے کا 29 ذوالقعد کو نہ علم ہو سکے اور ایک دو روز بعد وہاں کے لوگوں کو اس کی اطلاع ملے تو اس علاقے کے لوگ اسی وقت حضور ﷺ کے اس حکم کے مکلف ہوں گے جب انہیں چاند کے نکلنے کی اطلاع ملے۔

سوال: ایک دوست نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہم السلام کو قتل کیا گیا تھا یا قتل سے مراد ان کے پیغام کا قتل ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں اپنے مکتوب مورخہ 11 اگست 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہم السلام کے قتل کے بارے میں جس طرح تاریخ و سیرت کی کتب میں اور علمائے سلف کے نظریات میں اختلاف پایا جاتا ہے، اسی طرح جماعت میں بھی اس بارے میں قرآنی آیات سے استدلال اور احادیث کی تشریح کی روشنی میں خلفائے احمدیت کی آراء مختلف ہیں۔ میری رائے اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق ہے اور میں قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسی مؤقف پر قائم ہوں کہ کسی بھی سلسلہ کا پہلا اور آخری نبی یا وہ نبی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو کہ وہ اسے انسانوں کی دسترس سے بچائے گا، قتل نہیں ہو سکتے۔ ان کے علاوہ باقی انبیاء کیلئے قتل نفس کوئی معیوب بات نہیں

اور اس سے نبی کی شان میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا کیونکہ قتل بھی شہادت ہوتی ہے۔ مگر ہاں ناکام قتل ہوجانا انبیاء کی شان میں سے نہیں ہے۔ پس جب ایک نبی اپنا کام پورا کر چکے تو پھر وہ طبعی طور پر فوت ہو یا کسی کے ہاتھ سے شہید ہوجائے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ کامیابی کی موت پر نہ کسی کو تعجب ہوتا ہے اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہے۔

پس حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہما السلام بھی کسی سلسلہ کے پہلے اور آخری نبی نہیں تھے اور نہ ہی ان کے بارے میں خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا وعدہ مذکور ہے کہ وہ انہیں دشمن کے ہاتھ سے ضرور محفوظ رکھے گا۔ اسی طرح ہمارا ایمان ہے کہ جب ان انبیاء کی شہادت ہوئی تو یقیناً وہ اپنی ان ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کر چکے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد فرمائی تھیں۔

سوال ایک خاتون نے نکاح اور طلاق کے بارے میں بعض سوالات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا کر ان کے بارے میں راہنمائی چاہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 17راگست 2020ء میں ان سوالوں کا تفصیلی جواب عطا فرماتے ہوئے درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب (1) طلاق یا خلع کیلئے فریقین کا متفق ہونا یا اس کیلئے گواہوں کا ہونا ضروری نہیں۔ لیکن انعقاد نکاح کیلئے دونوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ نکاح فریقین کے مابین ایک معاہدہ ہے، جس کیلئے فریقین اور لڑکی کے ولی کی رضامندی اور گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔ نیز اس معاہدے کے اعلان کا بھی حکم ہے۔

جبکہ نکاح کے معاہدہ کو ختم کرنے کا اختیار اسلام نے فریقین کو دیا ہے جسے اصطلاح میں خلع اور طلاق کہا جاتا ہے۔ عورت جس طرح اپنا نکاح خود بخود نہیں کرسکتی بلکہ اپنے ولی کے ذریعہ کرتی ہے، اسی طرح خلع کا استعمال بھی وہ بذریعہ قضاء یا حاکم وقت ہی کرسکتی ہے تا کہ خلع کی صورت میں اسکے حقوق کی حفاظت ہوسکے۔ جبکہ مرد جس طرح اپنے نکاح کا انعقاد اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ اسی طرح طلاق کا استعمال بھی وہ خود بخود کرسکتا ہے کیونکہ طلاق کی صورت میں عورت کے حقوق کی ادائیگی خاوند پر لازم ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلع اور طلاق کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’شریعت اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دے دے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام خُلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا وہ اُس کو ناحق مارتا ہو یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو یا وہ مرد دراصل نامرد ہو یا تبدیل مذہب کرے یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہوجائے جس کی وجہ سے عورت کو اُس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اُس کے کسی ولی کو چاہیے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کردے اور نکاح کو توڑ دے لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اُسکی عورت کو اُس سے علیحدہ کیا جائے۔

اب دیکھو کہ یہ کس قدر انصاف کی بات ہے کہ جیسا کہ اسلام نے یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اُس کا باپ یا بھائی یا اور کوئی عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کرلے ایسا ہی یہ بھی پسند نہیں کیا کہ عورت خود بخود مرد کی طرح اپنے شوہر سے علیحدہ ہوجائے بلکہ جدا ہونے کی حالت میں نکاح سے بھی زیادہ احتیاط کی ہے کہ حاکم وقت کا ذریعہ بھی فرض قرار دیا ہے تا عورت اپنے نقصان عقل کی وجہ سے اپنے تئیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔‘‘

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288، 289)

خلع کا انعقاد چونکہ بذریعہ قضاء ہوتا ہے، اس لیے اس میں خود بخود گواہی قائم ہوجاتی ہے۔ لیکن طلاق چونکہ اس طرح نہیں ہوتی اس لیے اگر میاں بیوی طلاق کے اجرا پر متفق ہوں اور ان میں کوئی اختلاف نہ ہو تو پھر گواہی کے بغیر بھی طلاق مؤثر ہوتی ہے۔ طلاق کیلئے گواہی کا ہونا مستحب ہے لازمی نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے طلاق اور رجوع کے سلسلے میں جہاں گواہی کا ذکر فرمایا ہے وہاں اسے نصیحت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّ اَشۡهِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمۡ یُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ۔ (سورۃ الطلاق:3) یعنی پھر جب عورتیں عدت کی آخری حد کو پہنچ جائیں تو انہیں مناسب طریق پر روک لو یا انہیں مناسب طریق پر فارغ کردو۔ اور اپنے میں سے دو منصف گواہ مقرر کرو۔ اور خدا کیلئے سچی گواہی دو۔ تم میں سے جو کوئی اللہ اور یوم آخر پر ایمان لاتا ہے اس کو یہ نصیحت کی جاتی ہے اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کیلئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔

فقہاء بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص بغیر گواہوں کے طلاق دے دے یا رجوع کرلے تو اس سے اس کی طلاق یا رجوع پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(2) جہاں تک غصے کی حالت میں دی جانے والی طلاق کا معاملہ ہے تو جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو وہ بیوی کی کسی ناقابل برداشت اور فضول حرکت پر ناراض ہوکر یہ قدم اٹھاتا ہے۔ بیوی سے خوش ہوکر تو کوئی انسان اسے طلاق نہیں دیتا۔ اس لیے ایسے غصہ کی حالت میں دی جانے والی طلاق بھی مؤثر ہوگی۔

البتہ اگر کوئی انسان ایسے طیش میں ہو کہ اس پر جنون کی کیفیت طاری ہو اور اس نے نتائج پر غور کیے بغیر جلد بازی میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر اس جنون کی کیفیت کے ختم ہونے پر نادم ہوا اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اسی قسم کی کیفیت کیلئے قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِكُمۡ وَ لٰكِنۡ یُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ۔ (البقرہ: 226) یعنی اللہ تمہاری قسموں میں (سے) لغو (قسموں) پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ ہاں جو (گناہ) تمہارے دلوں نے (بالارادہ) کمایا اس پر تم سے مؤاخذہ کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بُردبار ہے۔

(3) شرطی طلاق بھی مقررہ شرط کے پورا ہونے پر مؤثر ہوجاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے شاگرد اور آپ کے آزاد کردہ غلام نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے طلاق ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فتویٰ دیا کہ اگر اس کی بیوی باہر نکلے گی تو اسے طلاق ہوجائے گی اور اگر وہ نہ نکلی تو اس پر کچھ نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الطلاق)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں: ’’اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہوجائے تو پھر واقعی طلاق ہوجاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھالے تو طلاق ہوجاتی ہے۔‘‘ (البدر، نمبر 21، جلد 2، مؤرخہ 12رجون 1903ء، صفحہ 162)

(4) طلاق کیلئے پسندیدہ امر یہی ہے کہ خاوند ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس نے تعلق زوجیت قائم نہ کیا ہو۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور حمل کی حالت میں، حیض یا نفاس کے ایام میں طلاق دیتا ہے تو ایسی طلاق بھی مؤثر ہوگی۔ کیونکہ اگر صرف ایسے طہر میں دی جانے والی طلاق ہی مؤثر ہوتی جس میں خاوند نے تعلق زوجیت قائم نہ کیا ہو تو پھر قرآن کریم میں حمل والی عورت کی عدت طلاق کا بیان عبث ٹھہرتا ہے۔ پس قرآن کریم میں حمل والی عورتوں کی عدت طلاق کا بیان اس بات کا ثبوت ہے کہ حمل کی حالت میں دی جانے والی طلاق بھی مؤثر قرار پاتی ہے۔

اسی طرح حیض میں دی جانے والی طلاق کے بارے میں کتب احادیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ بیان مروی ہے کہ ان کی طرف سے بیوی کو اسکے ایام حیض میں دی جانے والی طلاق، ایک طلاق شمار کی گئی تھی۔

(صحیح مسلم، کتاب الطلاق)

(5) ایسی طلاق جس کے بعد بیوی پر عدت کا حکم لاگو ہوتا ہے، اس عدت کے بارے میں قرآنی حکم ہے کہ اس دوران نہ خاوند بیوی کو گھر سے نکالے اور نہ بیوی اپنا گھر چھوڑ کر جائے، بلکہ عدت کا عرصہ وہ خاوند کے گھر میں ہی گزارے۔ چنانچہ فرمایا:

لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ مِنۡۢ بُیُوۡتِهِنَّ وَ لَا یَخۡرُجۡنَ (الطلاق:2) یعنی ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔

اسلام نے مطلقہ پر عدت کے دوران بناؤ سنگھار کرنے یا کام کاج اور دیگر ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے گھر سے باہر جانے کے حوالے سے کوئی ایسی پابندی عائد نہیں کی جیسی پابندیاں اس نے بیوہ پر اسکی عدت کے دوران لگائی ہیں بلکہ احادیث میں مطلقہ کیلئے اسکے برعکس حکم ملتا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خاتون کو طلاق کی عدت کے دوران نہ صرف باہر جانے کی اجازت دی بلکہ اس پر پسندیدگی کا بھی اظہار فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں:

طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا۔ (صحیح مسلم، کتاب الطلاق) یعنی میری خالہ کو طلاق ہوئی اور وہ اپنا کھجور کا باغ کاٹنے نکل کھڑی ہوئیں۔ راستہ میں ایک شخص نے انہیں گھر سے باہر نکلنے پر ڈانٹا۔ اس پر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم بیشک اپنا کھجور کا باغ کاٹو۔ شاید اس طرح تمہیں صدقہ دینے یا نیکی کرنے کا موقع مل جائے۔

(6) خلع طلاق بائن کا حکم رکھتا ہے۔ یعنی اس کے بعد رجوع کیلئے تجدید نکاح لازمی ہے، اس کے بغیر رجوع نہیں ہوسکتا۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7رجنوری 2021)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمالِ وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ✿ قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ✿ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کیوں نظر آتا نہیں راہِ صواب؟ ✿ پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پر حجاب

کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا؟ ✿ کچھ تو آخر چاہیے خوفِ خدا

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

چند معین دینی کتب خدام کے پڑھنے کیلئے تجویز کرنی چاہئیں

اگر شعبہ تربیت فعال ہوجائے تو دیگر شعبہ جات بھی فعال ہو جائیں گے اور آپ اپنے خدام میں نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے

خدام کی حوصلہ افزائی کریں کہ زیادہ سے زیادہ میڈیسن، سائنس اور ریسرچ کے شعبوں کو اختیار کریں، زراعت بھی بہت اچھا مضمون ہے جیسا کہ ایجوکیشن اور وکالت بھی ہیں

اگر آپ Facebook اور دیگر سوشل میڈیا پر تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو اخلاقیات کا پورا پورا خیال رکھیں،
اگر کوئی گندی زبان یا گالی گلوچ کر رہا ہے تو ردعمل نہ دکھائیں، اگر وہ اچھا ضابطہ اخلاق اختیار نہیں کر رہا تو ایسے شخص سے دوری اختیار کریں، احتیاط برتیں

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گیمبیا کو حضور انور کی زرّیں ہدایات ونصائح

اپنے ملک کی خدمت کرنے کیلئے آپ کو ہمیشہ ایماندار اور مخلص رہنا چاہئے، لوگوں کو پتہ ہو کہ یہ وہ شخص ہے جو قوم وملک کا وفادار ہے، وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے

ملک کی ترقی کیلئے ہر فردِ واحد کو بہترین تعلیم کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے اور پھر اس علم اور حکمت کو اپنے ملک وقوم کی ترقی کیلئے بروئے کار لانا چاہئے

مادہ پرستی سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا بہترین طریقہ اللہ کی عبادت ہے، اُس سے دعا کریں کہ وہ آپ کو مادہ پرستی سے بچائے

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کو حضور انور کی زرّیں نصائح

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ وممبران مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کی آن لائن ملاقات

ملاقات نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گیمبیا

23 رمئی 2021ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گیمبیا کو آن لائن ملاقات کا شرف بخشا۔

حضور انور اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے اس ملاقات میں رونق افروز تھے جبکہ ممبران نیشنل عاملہ نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل سٹوڈیو گیمبیا (بانجل) سے شرکت کی۔

مہتمم تعلیم جن پر دینی تعلیم سکھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، ان سے مخاطب ہو کر حضورِ انور نے فرمایا کہ چند معین دینی کتب خدام کے پڑھنے کیلئے تجویز کرنی چاہئیں۔

مہتمم تربیت جن پر خدام کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی ذمہ داری ہے سے مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا کہ انہیں معین ٹارگٹس اپنانے چاہئیں تا کہ اس امر کی یقین دہانی ہو سکے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اپنی نمازوں میں باقاعدہ ہیں، تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ میں اور دیگر دینی امور میں باقاعدہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مؤثر منصوبہ بندی کرنے کیلئے ضروری ہے کہ معین اور درست ڈیٹا اکٹھا کیا جائے تا کہ خدام کی اصل صورتحال کا پتہ چل سکے اور پھر معین ٹارگٹس دیے جائیں اور بہتری لائی جائے۔ بغیر تازہ ترین معلومات اور حقائق کے دیے گئے ٹارگٹس سے یہ ممکن ہی نہیں کہ درست انداز میں معلوم کیا جا سکے کہ کوئی اپنے مقاصد حاصل کر رہا ہے یا نہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا: ’جب تک آپ کے پاس ڈیٹا نہ ہو، آپ کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ اصل صورتحال کیا ہے، آپ کہاں کھڑے ہیں اور آپ کا کیا ٹارگٹ ہونا چاہیے اور کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔‘

حضور انور نے مزید فرمایا: ’آپ کو اپنے آپ کو خود اٹھانا ہوگا۔ باہر سے کوئی آ کر آپ کو نہیں اٹھا سکتا۔ آپ کو خود محنت کرنی ہوگی۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو دیگر شعبہ جات بھی فعال ہو جائیں گے اور آپ اپنے خدام میں نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے۔ وہ ہمارے نظام سے مزید جڑ جائیں گے اور ممد و معاون ہوں گے، مساجد کا رخ کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق بنانے والے ہوں گے اور بری عادات سے بچنے والے ہوں گے۔‘

مہتمم امورِ طلباء، جن پر طلباء سے متعلقہ امور کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کو خدام کی کیریئر پلاننگ کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ’خدام کی حوصلہ افزائی کریں کہ زیادہ سے زیادہ میڈیسن، سائنس اور ریسرچ کے شعبوں کو اختیار کریں۔‘

مہتمم امور طلباء نے عرض کیا کہ چند طلباء زراعت اور ایجوکیشن میں جا رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ’زراعت بھی بہت اچھا مضمون ہے جیسا کہ ایجوکیشن اور وکالت بھی ہیں۔‘

رپورٹس اور ان پر تبصرہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مجالس سے آنے والی رپورٹس کا مستقل جائزہ لینا ضروری ہے اور پھر ان کو وصولی کا خط اور تبصرہ بھجوائیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ نیشنل سطح کے عہدیداران کے لیے یہ بات لازمی ہے کہ ان کا مستقل اور قریبی تعلق گیمبیا کی لوکل مجالس کے خدام کے ساتھ ہو۔

میٹنگ کے اختتام پر حاضرین میں سے ایک صاحب نے پوچھا کہ وہ سوشل میڈیا کا بہترین استعمال تبلیغ کے لیے کیسے کر سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ’آپ سوشل میڈیا کا بہترین استعمال تبلیغ کے لیے یوں کر سکتے ہیں کہ مضبوط دلائل قرآنی آیات کی صورت میں پوسٹ کریں، احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی جو معین و مددگار ہوں۔ مختلف طبائع کے لوگوں کے مختلف سوالات ہوتے ہیں۔‘

مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ ممبران کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے اور لڑائی جھگڑے یا گالی گلوچ نہیں کرنی چاہیے، اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا ’اگر کوئی گندی زبان یا گالی گلوچ کر رہا ہے تو ردعمل نہ دکھائیں، اگر وہ اچھا ضابطہ اخلاق اختیار نہیں کر رہا تو ایسے شخص سے دوری اختیار کریں، احتیاط برتیں۔ اگر آپ Facebook اور دیگر سوشل میڈیا پر بھی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو اخلاقیات کا پورا پورا خیال رکھیں اور انہیں قرآن کریم کی تعلیمات بتائیں اور احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات بتائیں۔‘

ملاقات ممبران مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا

29 رمئی 2021ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کو آن لائن ملاقات کا شرف بخشا۔

حضور انور اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے اس ملاقات میں رونق افروز تھے جبکہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے جماعت احمدیہ گیمبیا کے ہیڈ کوارٹرز (بانجل) سے شرکت کی۔

اجلاس کی رسمی کارروائی کے بعد جس میں مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کی مساعی پر ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی تھی، حاضرین مجلس کو حضور انور سے بعض دینی امور اور حالاتِ حاضرہ کے بارے میں سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ایک خادم نے پوچھا کہ وہ کس طرح اپنے ملک میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت کر سکتا ہے۔ اس کی تفصیل سے آگاہی فرماتے ہوئے کہ کس طرح ایک خادم بہترین طریقے سے جماعت کی خدمت کر سکتا ہے حضور انور نے فرمایا ’آپ خدام الاحمدیہ ہیں۔ یعنی اللہ کے خادم، اس لیے بہترین طریق یہی ہے کہ آپ مخلص ہوتے ہوئے اور ایمانداری کے ساتھ اپنے جملہ فرائض نبھائیں۔ بہترین طریقہ کار یہ ہے کہ ایک خادم ہوتے ہوئے جو بھی کام احمدیہ مسلم جماعت کی خدمت کے حوالے سے آپ کے ذمہ لگایا جائے اس کو مستعدی کے ساتھ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔‘

اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے کہ کس طرح احمدی مسلم نوجوانوں کو اپنے ملک کی خدمت کرنی چاہیے حضور انور نے فرمایا ’اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لیے آپ کو ہمیشہ ایماندار اور مخلص رہنا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی حکومتی شعبہ میں کام کر رہے ہیں تو آپ کو ایمانداری اور اخلاص سے کام کرنا چاہیے۔ لوگوں کو پتہ ہو کہ یہ وہ شخص ہے جو محنت، ایمانداری اور اخلاص سے کام کرنے والا ہے۔ یہ قوم و ملک کا وفادار ہے۔ یہ اپنے وطن سے محبت کرنے والا ہے۔ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے اگر یہ چیز آپ کے ذہن میں ہوگی تو پھر آپ اپنے ملک کی خدمت اپنے ایمان کا لازمی جزو سمجھ کر کر رہے ہوں گے۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کو ہمیشہ مستحضر رہنی چاہئیں۔ یعنی مخلص رہیں، اپنے کام کو ایمانداری سے نبھائیں خواہ آپ احمدیہ مسلم جماعت کی خدمت کر رہے ہوں یا ملک وقوم کی۔‘

ایک اَور خادم نے پوچھا کہ افریقہ کیونکر خود مختار اور ترقی یافتہ بن سکتا ہے۔ اس پر تفصیلی راہنمائی فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ’ہر قوم جو محنت کرتی ہے وہ ترقی کرتی ہے اور اپنے مقاصد حاصل کر لیتی ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ آپ تعلیم پر زور دیں۔ آپ کی خواندگی کی شرح بہت بلند ہونی چاہیے۔ صرف یہ نہیں کہ ہر طالب علم پرائمری تک تعلیم حاصل کر رہا ہو بلکہ افریقن ممالک کی حکومتوں کا یہ ٹارگٹ ہونا چاہیے کہ ہر لڑکا یا لڑکی، مرد یا عورت بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ کم

از کم تعلیم سیکنڈری ایجوکیشن ہو اور اگر گریجوایشن (یونیورسٹی سے) ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ اگر آپ پڑھے لکھے ہیں اور آپ کی خواندگی کی شرح بلند ہے تو یہ چیز آپ کے دماغ کو کشادگی عطا کرے گی۔ آپ یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ دنیا کیا کر رہی ہے، دنیا کس طرف جا رہی ہے اور پھر اپنے ہدف مقرر کریں گے اور اپنے ٹارگٹس اور مقاصد سامنے رکھیں گے۔‘

حضور انور نے مزید فرمایا ’اپنے کام میں ایماندار اور مخلص رہیں۔ اگر آپ استاد ہیں تو اپنے شاگردوں کو پوری تیاری کے ساتھ پڑھانے پر توجہ مرکوز کریں۔ اگر آپ بیوروکریٹ ہیں تو اپنے کام کے ساتھ نہایت مخلص اور ایماندار رہیں اور اپنی اسائنمنٹ کے اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور مقررہ وقت میں اسے مکمل کریں۔ پس بھرپور محنت کریں، ایمانداری اور اخلاص سے اپنے ملک کے لیے کام کریں، یہ (چیز) آپ کو ترقی کرنے میں مدد کرے گی۔ بنیادی چیز جیسا کہ میں نے کہا ہے تعلیم ہے۔ ہر فردِ واحد کو بہترین تعلیم کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے اور پھر اس علم اور حکمت کو اپنے ملک و قوم کی ترقی کے لیے بروئے کار لانا چاہیے۔‘

پھر ایک اور سوال کے جواب میں کہ مادہ پرستی سے کیونکر چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے تا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کی جا سکے حضور انور نے فرمایا ’بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کر کے جو حقوق اللہ آپ کے ذمہ ہیں، ان فرائض کو ادا کریں۔ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں، اس ایمان کے ساتھ کہ اللہ آپ کی دعائیں سنتا ہے اور اس سے دعا کریں کہ وہ آپ کو مادہ پرستی سے بچائے۔‘

حضور انور نے مزید فرمایا ’پھر جو احکامات قرآن کریم نے ہمیں دیے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر عمل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے شخص کی طرف نظریں مت لگاؤ جو دنیاوی لحاظ سے یا مال و دولت میں تم سے بہتر ہے۔ ہمیشہ ایسے شخص کی طرف دیکھو جو دنیاوی مال و متاع کے لحاظ سے تم سے کم درجہ پر ہے۔ تاہم اخلاقی یا روحانی طور پر ایسے شخص کی طرف دیکھو جو اعلیٰ مرتبہ و مقام رکھتا ہو۔ اس طرح آپ اپنی ترجیحات بدل سکتے ہیں۔ مادہ پرستی کی چیزوں کے پیچھے چلنے کی بجائے یا ایسے لوگوں کے پیچھے جو مادہ پرست ہوں آپ ایسے لوگوں کے پیچھے چلیں جو اخلاقی اور روحانی طور پر بہتر ہوں۔‘

حاضرین مجلس میں سے ایک نے سوال کیا کہ کیا حضور ان آن لائن ملاقاتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جو جماعت احمدیہ عالمگیر کی مختلف جماعتوں میں منعقد ہو رہی ہیں۔ حضور انور نے اس سے استفسار فرمایا کہ کیا وہ ان ملاقاتوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ وہ یقیناً ان سے مستفید ہو رہا ہے، حضور انور کی نصائح اور جوابات سے جو وہ You Tube پر ویڈیو کلپس کی صورت میں دیکھتا ہے جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سابقہ آن لائن ملاقاتوں کی دکھائی جاتی ہیں۔ پھر حضور انور نے اظہار فرمایا کہ کس طرح یہ آن لائن ملاقاتیں حضور انور کے لیے موقع فراہم کرتی ہیں کہ آپ براہ راست احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران کے ایمان و ایقان اور جذبات کا مشاہدہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا ’کم از کم ایک فائدہ جو مجھے ان آن لائن ملاقاتوں کا ہوا ہے یہ ہے کہ میں آپ کے چہرے دیکھ سکتا ہوں۔ میں دیکھ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے ایمان وایقان میں کس قدر مضبوط اور غیر متزلزل ہیں۔ میں ان کے چہروں پر خلافت کی محبت دیکھ سکتا ہوں۔ جیسا کہ میں آپ کے چہرے پر دیکھ رہا ہوں۔ تو یہ فائدہ ہے جو میں بھی ان آن لائن ملاقاتوں سے اٹھا رہا ہوں۔‘

ایک اَور خادم نے حضور انور سے سوال پوچھا کہ اخروی زندگی کو کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے نبیوں کی پیشگوئیاں سچ ثابت ہوتی ہیں۔ اس لیے اخروی زندگی کے متعلق بھی ان کی شہادت مومنوں کے لیے کافی ہونی چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا ’جملہ انبیاء جب مبعوث ہوئے تو وہ ہمیں بشارات بھی دیتے ہیں اور بعض چیزوں کے متعلق ہمیں ہوشیار بھی کرتے ہیں۔ وہ پیشگوئیاں کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ تو ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ جو بھی انبیاء بتاتے ہیں وہ سچ ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے جو ابدی ہے اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں نیک کام کرنے والوں کو جزا دے گا اور ان کو سزا دے گا جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے، جو اس کے مقرر کردہ فرائض کو ادا نہیں کرتے اور نہ حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں۔‘

حضور انور نے مزید فرمایا ’اگر آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں تو وہ بھی آپ کو کچھ نشان دکھلائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی خوابوں میں دیکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے انہیں کسی اور ذریعہ سے دکھایا ہے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔‘

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15/جون 2021)

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29/جنوری 2022ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد (یو.کے) میں درج ذیل 14 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(1) عزیزہ حافظہ سیدہ عروسہ خالد (واقفہ نو) بنت مکرم سید خالد محمود صاحب (ربوہ) ہمراہ عزیزم ملک ظفر اللہ خان (مربی سلسلہ، ریسرچ سیل ربوہ) ابن مکرم عطاء اللہ صاحب

(2) عزیزہ مبشرہ صدیقہ بنت مکرم سرمد معین صاحب (ربوہ) ہمراہ عزیزم حافظ منیب احمد (مربی سلسلہ، نظارت وقف عارضی ربوہ) ابن مکرم فرید احمد طاہر صاحب (ربوہ)

(3) عزیزہ عنبرین صباحت (واقفہ نو) بنت مکرم اسد اللہ صاحب (نائب ناظر امور عامہ ربوہ) ہمراہ عزیزم ثاقب احمد بلال (مربی سلسلہ، وکالت تعلیم ربوہ) ابن مکرم شیخ حارث احمد صاحب (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

(4) عزیزہ عروج (واقفہ نو) بنت مکرم نعیم اختر صاحب (بدوملہی ضلع نارووال، پاکستان) ہمراہ عزیزم عدیل وقاص (مربی سلسلہ، ملتان، پاکستان) ابن مکرم صفدر علی صاحب (ربوہ)

(5) عزیزہ عالیہ وقار (واقفہ نو) بنت مکرم وقار احمد صاحب (یوگینڈا) ہمراہ عزیزم اویس احمد (مربی سلسلہ، وکالت تعلیم ربوہ) ابن مکرم محمد مشتاق صاحب (ربوہ)

(6) عزیزہ نگین اعجاز بنت مکرم اعجاز احمد صاحب (ربوہ) ہمراہ عزیزم خرم شہزاد (مربی سلسلہ، ملتان، پاکستان) ابن مکرم ذوالفقار علی صاحب (سیالکوٹ)

(7) عزیزہ ملیحہ حارث بنت مکرم شیخ حارث احمد صاحب (نائب وکیل التبشیر ربوہ) ہمراہ عزیزم ذکی احمد ناصر (واقف نو) ابن مکرم عطاء الرحمان مبشر صاحب (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

(8) عزیزہ امتہ الجمیل عامرہ بنت مکرم عبد الواسیع صاحب (قادیان) ہمراہ عزیزم ظافر احمد (متعلم جامعہ احمدیہ یو.کے) ابن مکرم محمود احمد صاحب

(9) عزیزہ رشا کنول بنت مکرم نثار احمد صاحب (بشیر آباد، سندھ، پاکستان) ہمراہ عزیزم حسیب احمد رانا (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم شفیق احمد صاحب

(10) عزیزہ درثمین بنت مکرم انصر محمود صاحب (کھاریاں ضلع گجرات، پاکستان) ہمراہ عزیزم محمد رافع (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم ارشد محمود صاحب

(11) عزیزہ صدف قیوم بنت مکرم عبد القیوم صاحب (لاہور، پاکستان) ہمراہ عزیزم عبد الاول (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم محمد اکبر صاحب

(12) عزیزہ سارہ احمد بنت مکرم عطاء الرحمان مبشر صاحب (افسر امانت تحریک جدید ربوہ) ہمراہ عزیزم شیخ مبین احمد (واقف نو) ابن مکرم شیخ منصور احمد صاحب (والسال، یو.کے)

(13) عزیزہ انعم احمدی (واقفہ نو) بنت مکرم وقار احمد احمدی صاحب (برمنگھم، یو.کے) ہمراہ عزیزم ذکی احمدی ابن مکرم وسیم الدین احمدی صاحب (مانچسٹر، یو.کے)

(14) عزیزہ سمیرا احمد بنت مکرم یعقوب احمد (سندھی) صاحب (آلڈرشاٹ، یو.کے) ہمراہ عزیزم ناصر احمد ابن مکرم مظفر احمد صاحب (مورڈن، یو.کے)

......☆......☆......☆......

جہیز کی نمائش ایک غلط رسم ہے

’’شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں، جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کیلئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار، باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے، باقی سب فضول رسمیں ہیں۔ ایک تو بری یا جہیز کی نمائش سے اُن لوگوں کا مقصد جو صاحبِ توفیق ہیں صرف بڑھائی کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ دیکھ لیا ہمارے شریکوں نے بھائی بہن یا بیٹا بیٹی کو شادی پر جو کچھ دیا تھا ہم نے دیکھو کس طرح اس سے بڑھ کر دیا ہے۔ صرف مقابلہ اور نمود و نمائش ہے ......صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے ......جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ یہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔‘‘

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 101 تا 103)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

حضرت عمرؓ کے دَور میں اسلام کی مثال اس شخص کی طرح تھی جو مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن تھا، جب آپؓ کی شہادت ہوگئی تو وہ دَور پیٹھ پھیر گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور آپؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22/اکتوبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عبید اللہ بن عمرؓ کے متعلق حضرت علی نے کیا رائے دی؟

جواب حضرت علی نے یہ رائے دی کہ حضرت عبید اللہ بن عمرؓ نے جن لوگوں کو قتل کیا ہے اس کے بدلہ میں اُنہیں قتل کر دیا جائے۔

سوال مہاجرین نے اس رائے پر کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض مہاجرین نے اس رائے کو ناقابلِ برداشت، شدت اور سختی پر محمول کیا اور کہا کہ کل عمرؓ قتل کیے گئے اور آج ان کا بیٹا قتل کر دیا جائے۔ اس بات نے حاضرین کو مغموم کر دیا اور حضرت علیؓ بھی خاموش رہے۔

سوال حضرت عثمانؓ نے اپنی طرف سے اسکا کیا علاج بتایا؟

جواب حضرت عثمان نے خیال کیا کہ بہتر یہی ہے کہ خون بہا ادا کیا جائے چنانچہ آپؓ نے فرمایا: میں ان مقتولین کا ولی ہوں اس لیے خون بہا مقرر کر کے اپنے مال سے ادا کروں گا۔

سوال تاریخ طبری کے مطابق حضرت عثمان نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا تاریخ طبری کے مطابق حضرت عثمان نے حضرت عُبید اللہ کو ہرمزان کے بیٹے کے سپرد کر دیا تھا تا کہ وہ اپنے باپ کے بدلے میں قصاص کے طور پر نے حضرت عُبید اللہ کو قتل کر دے لیکن بیٹے نے معاف کر دیا۔

سوال معافی کا واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کن الفاظ میں بیان کیا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہُرمُزان کا بیٹا قُمَاذبان بیان کرتا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا اور عُبید اللہ کو پکڑ کر میرے حوالے کر دیا اور کہا کہ اے میرے بیٹے! یہ تیرے باپ کا قاتل ہے اور تُو ہماری نسبت اس پر زیادہ حق رکھتا ہے پس جا اور اس کو قتل کر دے۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور شہر سے باہر نکلا۔ راستہ میں جو شخص مجھے ملتا میرے ساتھ ہو جاتا لیکن کوئی شخص مقابلہ نہ کرتا۔ وہ مجھ سے صرف اتنی درخواست کرتے تھے کہ میں اسے چھوڑ دوں۔ پس میں نے سب مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کیا میرا حق ہے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ سب نے جواب دیا کہ ہاں تمہارا حق ہے اسے قتل کر دو، اور عُبید اللہ کو بھلا برا کہنے لگے کہ اس نے ایسا بُرا کام کیا ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ کیا تم لوگوں کو حق ہے کہ اسے مجھ سے چھڑا لو؟ انہوں نے کہا کہ ہرگز نہیں اور پھر عُبید اللہ کو برا بھلا کہا کہ اس نے بلا ثبوت اس کے باپ کو قتل کر دیا۔ اس پر میں نے خدا اور ان لوگوں کی خاطر اس کو چھوڑ دیا اور مسلمانوں نے فرطِ مسرت سے مجھے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور خدا تعالیٰ کی قسم! میں اپنے گھر تک لوگوں کے سروں اور کندھوں پر پہنچا اور انہوں نے مجھے زمین پر قدم تک نہیں رکھنے دیا۔

سوال اس واقعہ سے حضرت مصلح موعودؓ نے کیا استنباط فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: اس روایت سے ثابت ہے کہ صحابہ کا طریق عمل بھی یہی رہا ہے کہ وہ غیر مسلم کے مسلمان قاتل کو سزائے قتل دیتے تھے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خواہ کسی ہتھیار سے کوئی شخص مارا جائے وہ مارا جائے گا۔

سوال کیا کسی قاتل کو مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دینا درست ہے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس شبہ کا ازالہ بھی کر دینا ضروری ہے کہ قاتل کو سزا دینے کیلئے آیا مقتول کے وارثوں کے سپرد کرنا چاہئے یا خود حکومت کو سزا دینی چاہئے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ معاملہ ایک جزوی معاملہ ہے اس لیے اسکو اسلام نے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق عمل کرنے کیلئے چھوڑ دیا ہے۔ قوم اپنے تمدن اور حالات کے مطابق جس طریق کو زیادہ مفید دیکھے اختیار کر سکتی ہے۔

سوال وفات کے وقت حضرت عمرؓ نے کیا کہا؟

جواب حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے کفن میں میانہ روی سے کام لینا۔ میری ایسی تعریف نہ بیان کرنا جو مجھ میں نہیں ہے کیونکہ اللہ مجھے زیادہ جانتا ہے۔ مجھے مِسک یعنی کستوری وغیرہ سے غسل نہ دینا۔

سوال حضرت عمرؓ نے اپنی نجات کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت عمرؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں اس طرح نجات پا جاؤں کہ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَ کہ نہ مجھ پر کچھ عذاب ہو اور نہ میرے لیے کوئی ثواب یا جزا ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فوت ہونے لگے تو بار بار ان کی آنکھیں پرنم ہو جاتیں اور کہتے خدایا میں کسی انعام کا مستحق نہیں ہوں۔ میں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ سزا سے بچ جاؤں۔

سوال حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور تدفین کیلئے قبر میں کون کون اُترے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت صہیبؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور عثمان بن عفانؓ، سعید بن زید، صہیب بن سنان اور عبد اللہ بن عمرؓ اترے تھے۔ ان کے علاوہ حضرت علیؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ کا نام بھی آتا ہے۔

سوال حضرت عمرؓ کی تدفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں کس طرح ہوئی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہونے لگے تو انہوں نے اس بات کیلئے بڑی تڑپ ظاہر کی کہ آپؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں دفن ہونے کی جگہ مل جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہلا بھیجا کہ اگر اجازت دیں تو مجھے آپؐ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی اور آپؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

سوال حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کا کیا مرتبہ بیان کیا؟

جواب حضرت علی نے فرمایا آپؓ نے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو آپؓ سے بڑھکر مجھے اس لحاظ سے پیارا ہو کہ میں اسکے اعمال جیسے عمل کرتے ہوئے اللہ سے ملوں۔

سوال حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضرت عمرؓ کے کیا مناقب بیا کئے؟

جواب زید بن وَہب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس آئے، آپ حضرت عمرؓ کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روئے کہ آپؓ کے آنسو گرنے سے کنکر بھی تر ہوگئے۔ پھر آپؓ نے کہا حضرت عمرؓ اسلام کیلئے حصنِ حصین تھے۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور باہر نہ نکلتے۔ ایک مضبوط قلعہ تھے لوگ اس میں داخل ہوتے اور باہر نہ نکلتے۔ جب آپؓ کی وفات ہوئی تو اس قلعہ میں دراڑ پڑ گئی اور لوگ اسلام سے نکل رہے ہیں۔

سوال حضرت ابوطلحہؓ نے آپؓ کی کیا فضیلت بیان کی؟

جواب حضرت ابوطلحہؓ نے کہا: عرب میں کوئی شہری یا بدوی گھر ایسا نہیں مگر اسکے گھر کو حضرت عمرؓ کی شہادت سے نقصان پہنچا ہے۔

سوال حضرت عبد اللہ بن سلام نے آپؓ کے کیا اوصاف بیان کئے؟

جواب حضرت عبد اللہ بن سلامؓ نے کہا اَے عمرؓ! آپؓ کیا ہی عمدہ اسلامی بھائی تھے۔ حق کیلئے سخی اور باطل کیلئے بخیل تھے۔ رضا مندی کے اظہار کے وقت آپؓ راضی ہوتے اور غصہ کے وقت آپؓ غصہ کرتے۔ پاک نظر اور عالی ظرف والے تھے۔ نہ بے جا تعریف کرنے والے تھے اور نہ ہی غیبت کرنے والے تھے۔

سوال حضرت حذیفہؓ نے کیا کہا؟

جواب حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے دَور میں اسلام کی مثال اس شخص کی طرح تھی جو مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن تھا۔ جب آپؓ کی شہادت ہوگئی تو وہ دَور پیٹھ پھیر گیا اور مسلسل پیچھے جاتا جا رہا ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت عمرؓ کے متعلق کن غیر مسلم شخصیات کی آراء بیان کی؟

جواب ایڈورڈ گبن، مائیکل ایچ ہارٹ، پروفیسر فلپ. کے. ہٹی نے حضرت عمرؓ کے جو اوصاف بیان کئے ہیں حضور انور نے ان کا تذکرہ فرمایا۔

سوال نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے کن مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

جواب حضور انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ مکرمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، مکرمہ کلارا آپا صاحبہ اہلیہ رولان ساسن بائیف صاحب سابق امیر جماعت قزاقستان، ونگ کمانڈر عبد الرشید صاحب ابن مکرم بابو شیخ عبد العزیز صاحب، مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کریم احمد نعیم صاحب امریکہ، حفیظ احمد گھمن صاحب۔ ☆☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَے معاذ! مَیں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اَے اللہ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھے انداز میں تیری عبادت کر سکوں

نماز کی اہمیت، فضیلت اور برکات پر حضور انور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1/اکتوبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر 42 کی تلاوت فرمائی اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۲﴾

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ سے کس مسجد کا افتتاح فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: الحمد للہ کہ آج جماعت احمدیہ برطانیہ کی یہ مسجد جسے برمنگھم کی جماعت نے بہت بڑا حصہ قربانی کا دے کر تعمیر کیا ہے، اس کی تکمیل ہونے پر افتتاح ہو رہا ہے۔

سوال جماعت برمنگھم اور مسجد کے حضور انور نے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا یہاں 1960ء میں جماعت قائم ہوئی تھی جو صرف پانچ افراد پر مشتمل تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت میں 1980ء میں یہاں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا اور اسکا نام حضور رحمہ اللہ نے بیت البرکات تجویز فرمایا۔ پھر جماعت بڑھنے پر مسجد کیلئے جگہ کی تلاش ہوئی تو 1994ء میں برمنگھم کونسل سے یہ جگہ خریدی گئی۔ یہ تقریباً پونے دو ایکڑ جگہ ہے۔ مسجد کی تعمیر میں 16 لاکھ پاؤنڈ خرچ برمنگھم جماعت کو اس مسجد کے بنانے میں مالی قربانی کا بہت بڑا حصہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔

سوال حضور انور نے مسجد بنانے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا یاد رکھیں کہ یہ سب جنہوں نے قربانیاں کیں، جس قربانی کے جذبے سے آپ نے یہ مسجد تعمیر کی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے جس جذبے کے تحت آپ نے اسکی تعمیر میں حصہ لیا ہے وہ جذبہ ماند نہیں پڑ جانا چاہئے، ختم نہیں ہو جانا چاہئے۔ فرمایا: ایک خدا کے آگے جھکنے والے، اس کی وحدانیت قائم کرنے والے بنے رہیں۔

سوال نماز کے حوالے سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا یا: جب نماز کا وقت ہو تو تمام کاروبار بند کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ تمہارے کاروبار، تمہاری خواہشات تمہاری ذمہ داریاں تمہیں اس شرک پر آمادہ نہ کریں کہ اس وقت تو کام کا وقت ہے، یہ وقت تو کاروبار کا وقت ہے، اگر میں نے تھوڑی دیر کیلئے بھی چھٹی کی تو میرا نقصان ہوگا۔

سوال مسجدوں کو آباد رکھنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں اور اللہ کا ان پر کیا انعام ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا یا: مسجد کو نمازیوں سے بھرنے کی کوشش کرو گے تو آج جو تم ایک مسجد پر خوش ہو رہے ہو، اللہ تعالیٰ ایسی ہزاروں مسجدیں تمہیں عطا فرمائے گا۔ لیکن شرط یہی ہے کہ مسجدوں کو نمازیوں سے بھرو۔ آیت استخلاف سے اگلی آیت میں بھی یہی حکم ہے کہ نماز قائم کرو، نماز باجماعت پڑھو۔ غرض مومن وہی ہے، اللہ تعالیٰ کے انعام پانے والے وہی ہیں، خلافت سے وابستہ رہنے والے وہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم رکھنے والے وہی

ہیں جو مسجدوں کو آباد رکھیں۔

سوال جماعت کی مضبوطی کب تک قائم رہے گی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس میں یہ بھی حکم ہے کہ تمہاری یہ مضبوطی جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس وقت تک قائم رہے گی اور بڑھتی چلی جائے گی جب تک کہ تم زکوٰۃ دینے والے بھی ہو گے، مالی قربانی کرنے والے بھی ہو گے۔

سوال بچوں کی تربیت کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صرف یہی نہیں کہ خود ہی مسجد میں آنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی مسجد میں لانا ہے اوران کا بھی مسجد سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ ان کو بھی ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا کروانی ہے۔ ان کی بھی اس نہج پہ تربیت کرنی ہے کہ ان کو بھی احساس ہو کہ ان کا اوڑھنا بچھونا نمازوں میں ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہے اس معاشرے میں جہاں وہ رہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کی تربیت کرنی ہوگی، ان کو برے بھلے کی تمیز سکھانی ہوگی۔

سوال حضور انور نے عہدیداروں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر ہر عہدیدار خواہ وہ جماعتی عہدیدار ہو یا ذیلی تنظیموں انصار، خدام یا لجنہ کے عہدیدار ہوں، ان نیکیوں اور عبادتوں کو اپنے گھروں میں رائج نہیں کریں گے تو باہر بھی کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ انقلاب قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے اپنے نمونے اعلیٰ ہوں، جن کے عہدیدار خود مثالیں قائم کرنے والے بنیں۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر عہدیدار پر کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرتے ہوئے پاک نمونے دکھائیں۔

سوال کفر اور ایمان کے بیچ فرق کرنیوالی چیز کیا ہے؟

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔

سوال نفل نماز کی اہمیت پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا ربّ عزوجل فرشتوں سے فرمائیگا کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اسکو مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا تھا۔ پس اگر اسکی نماز مکمل ہو گی تو اسکے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائیگا دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہے۔ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہو گی تو فرمائیگا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اسکے نفل سے پوری کردو۔

سوال پانچ نمازوں کی آنحضرت ﷺ نے کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اسکے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی اسکی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہیگا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے ذریعے خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

سوال دعا کرنے اور نہ کرنے والے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کیلئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں، مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں، بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے اسکے پاس سے گزرتا ہے اور اسکی ندا کی پروا نہیں کرتا، نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کیلئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کیلئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

سوال نماز با جماعت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز پڑھنا کسی شخص کے اکیلے نماز پڑھنے سے 25 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اور مزید فرمایا اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے نماز فجر پر جمع ہوتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ 27 گنا زیادہ افضل ہے۔

سوال صحابہ کرام نے کن باتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی؟

جواب حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ان شرائط پر کی کہ میں نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا، ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا اور یہ کہ مشرکوں سے تعلقات نہ رکھوں گا۔

سوال حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وصیت کی؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اَے معاذ! اللہ کی قسم یقیناً میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا اَے معاذ! مَیں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ کہ اَے اللہ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرسکوں۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کے وقت کون سی آیت تلاوت کرتے ہوئے اپنے اہل کو اٹھاتے؟

جواب زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ رات کو دیر تک عبادت کرتے یہاں تک کہ جب رات کا آخری وقت ہوتا تو اپنے اہل وعیال کو ''الصلوٰۃ الصلوٰۃ'' یعنی نماز کا وقت ہو گیا کہتے ہوئے جگاتے اور قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرماتے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۝ یعنی تُو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی اس پر قائم رہ اور ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے کیونکہ ہم تجھے رزق دے رہے ہیں اور انجام تقویٰ کا ہی بہتر ہے۔ ☆☆

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

بہت تعلقات ہیں اور شاید پیری مریدی بھی ہے ان کو روپیہ جمع کرانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ کافی ہوگا کہ حضرات معزز رئیسان موصوفین بالا ان تمام سرحدی پُرجوش لوگوں کے قول اور فعل کے ذمہ دار ہو جائیں جو پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور نیز ان کے دوسرے لاہوری مریدوں خوش عقیدوں اور مولویوں کی گفتار کردار کی ذمہ داری اپنے سر پر لیں جو کھلے کھلے طور پر میری نسبت کہہ رہے ہیں اور لاہور میں فتوے دے رہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ ان چند سطروں کے بعد جو ہر سہ معزز رئیسان مذکورین بالا اپنی ذمہ داری سے اپنے دستخطوں کے ساتھ شائع کردیں گے اور پیر صاحب کے مذکورہ بالا اشتہار کے بعد پھر مَیں اگر بلاتوقف لاہور مَیں نہ پہنچ جاؤں تو مَیں کاذب ٹھہروں گا۔ ہر ایک شخص جو نیک مزاج اور انصاف پسند ہے اگر اس نے لاہور میں پیر مہر علی شاہ صاحب کی جماعت کا شور وغوغا سنا ہوگا اور ان گالیوں اور بدزبانیوں اور سخت اشتعال کے حالت کو دیکھا ہوگا تو وہ اس بات میں مجھ سے اتفاق کرے گا کہ اس فتنہ اور اشتعال کے وقت بجز شہر کے رئیسوں کی پورے طور کی ذمہ داری کے لاہور میں قدم رکھنا گویا آگ میں قدم رکھنا ہے۔ جو لوگ گورنمنٹ کے قانون کی بھی کچھ پرواہ نہ رکھ کر علانیہ فتویٰ پر فتویٰ میری نسبت دے رہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے کیا ان کا وجود خطرناک نہیں ہے اور کیا شرع اور عقل فتویٰ دے سکتے ہیں کہ یہ پُرجوش اور مشتعل لوگوں کے مجمعوں میں بغیر کسی قانونی بندوبست کے مضائقہ نہیں ہے؟

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو ایک اَور نہایت پُرشوکت چیلنج اور وہ یہ کہ میں مجمع عام میں تین گھنٹہ تک اپنے دعویٰ اور دلائل کو پبلک کے سامنے بیان کروں پھر پیر مہر علی شاہ صاحب تین گھنٹے تک یہ ثبوت دیں کہ آسمان سے مسیح آئے گا بعد اس کے لوگ ان دونوں تقریروں کا خود موازنہ اور مقابلہ کرلیں گے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بے شک لاہور کے معزز رئیسوں کا یہ فرض ہے کہ آئے دن کے فتنوں کے مٹانے کے لئے یہ ذمہ داری اپنے سر پر لے لیں اور اپنی خاص تحریروں کے ذریعہ سے مجھے لاہور میں بلالیں۔ اور اگر پیر مہر علی شاہ صاحب بالمقابل عربی تفسیر لکھنے سے عاجز ہوں جیسا کہ درحقیقت یہی سچا امر ہے تو ایک اَور سہل طریق ہے جو وہ طرز مباحثہ کی نہیں جس کے ترک کے لئے میرا وعدہ ہے اور وہ طریق یہ ہے کہ اس کے ذمہ واری مذکورہ بالا کے بعد میں لاہور میں آؤں اور مجھے اجازت دی جائے کہ مجمع عام میں جس میں ہر سہ رئیس موصوفین بھی تین گھنٹہ تک اپنے دعویٰ اور دلائل کو پبلک کے سامنے بیان کروں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کی طرف سے کوئی خطاب نہ ہوگا اور جب مَیں تقریر ختم کر چکوں تو پھر پیر مہر علی شاہ صاحب اٹھیں اور وہ بھی تین گھنٹے تک پبلک کو مخاطب کر کے یہ ثبوت دیں کہ حقیقت میں قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آسمان سے مسیح آئے گا۔ پھر بعد اس کے لوگ ان دونوں تقریروں کا خود موازنہ اور مقابلہ کرلیں گے۔ ان دونوں باتوں سے اگر کوئی بات پیر صاحب منظور فرمائیں تو بشرط تحریری ذمہ داری رؤسا مذکورین مَیں لاہور میں آجاؤں گا۔ وَاللّٰهُ عَلٰى عَلٰى مَا نَقُوْلُ شَهِيْدٌ - وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

اَلْمُشْتَهِر، مرزا غلام احمد قادیانی، 28/اگست 1900

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 129 تا 135، اشتہار نمبر 233، ایڈیشن جولائی 2019 مطبوعہ قادیان)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ چیلنج پیش کریں گے جس میں آپؑ نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھنے کے لئے بلایا اور آپؑ سے بہتر تفسیر لکھنے کی صورت میں آپؑ نے ان کے لئے پانچ سو روپے کا انعام بھی رکھا۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10502: مَیں قمر النساء زوجہ مکرم زین الخان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چوڑیاں 3 جوڑی، کان کا جھمکا 3 جوڑی، 1 ہار (کل زیور 120 گرام 22 کیریٹ)، حق مہر -/26,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — الامۃ: قمر النساء — گواہ: شیخ شمسل معلم سلسلہ

مسل نمبر 10503: مَیں صادقہ بیگم زوجہ مکرم شیخ عبد السلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال، ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 جوڑی جھمکا، 1 ہار (کل وزن 10 گرام، 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 1 جوڑی، 1 انگوٹھی (کل وزن 100 گرام) حق مہر: -/75,500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — الامۃ: صادقہ بیگم — گواہ: شمسول خان معلم سلسلہ

مسل نمبر 10504: مَیں صبیحہ بیگم زوجہ مکرم کرامت احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 جوڑی جھمکے، 2 ہار، 4 انگوٹھیاں، 1 جوڑی چوڑیاں، 2 ناک کے پھول (کل وزن 20 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 2 جوڑی پازیب، 4 چھلے، انگوٹھی 1 عدد (کل وزن 100 گرام) حق مہر -/51,501 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — الامۃ: صبیحہ بیگم — گواہ: کرامت احمد مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 10505: مَیں روشن آراء بیگم زوجہ مکرم افضل احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 1 ہار، 1 جوڑی جھمکے، 2 چوڑیاں، 1 انگوٹھی (کل وزن 20 گرام، 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 2 جوڑی، 1 انگوٹھی (170 گرام) حق مہر -/1,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — الامۃ: روشن آراء بیگم — گواہ: شیخ شمسول معلم سلسلہ

مسل نمبر 10506: مَیں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم شہاب الدین خان صاحب معلم سلسلہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ڈاکخانہ بڑاہاٹ ضلع کیندراپاڑہ، مستقل پتا: ڈاکخانہ تاراکوٹ (برونڈئی) ضلع جاجپور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 200 ڈسمل زمین بمقام تاراکوٹ، حق مہر مبلغ -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — الامۃ: شمیمہ بیگم — گواہ: شیخ گلزار احمد معلم سلسلہ

مسل نمبر 10507: مَیں شیخ کرشن احمد ولد مکرم شیخ محمد یونس صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسبی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30؍نومبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — العبد: شیخ کرشن احمد — گواہ: شیخ گلزار احمد معلم سلسلہ

مسل نمبر 10508: مَیں فریحہ سلطانہ زوجہ مکرم مولوی نور الحق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍دسمبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 30 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 140 گرام، حق مہر: مبلغ -/50,551 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ — الامۃ: فریحہ سلطانہ — گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 10509: مَیں سہانہ پروین زوجہ مکرم مولوی تنویر الحق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍دسمبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 25 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 150 گرام، حق مہر: -/60,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ — الامۃ: سہانہ پروین — گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 10510: مَیں انس احمد ولد مکرم شاہ الحمید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت (انجینئرنگ) عمر 37 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ابودھابی (یو.اے.ای) مستقل پتا: میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو،
نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آسکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت
دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہوسکتی ہے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 14؍ستمبر 2018ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

وہ مقصد جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ قائم فرمایا اور
ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی......اگر اس مقصد کے حصول کیلئے
ہم کوشش نہیں کر رہے تو ہمارے بیعت کے دعوے صرف دعوے ہیں
(خطبہ جمعہ فرمودہ 14؍ستمبر 2018ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(1)مکان(97.87 sqft) 5/احباب میں مشترک(2)مکان 669.375 sqft پر مشتمل(3)مکان572sqft پر مشتمل(4)مکان1607.50sqft پر مشتمل(5)مکان1745sqft پر مشتمل۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار AED -/17961 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:نعمان.زیڈ.احمد العبد:انس احمد گواہ:ناصر احمد

مسل نمبر 10511: مَیں محمد عزیز احمد ولد مکرم محمد سراج الدین صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد سراج الدین العبد:محمد عزیز احمد گواہ:غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10512: مَیں امتہ الرمیزہ بانو زوجہ مکرم محمد عزیز احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: حلقہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: بھارت رتن کالونی (سعید آباد) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چوڑی 2 تولہ، نیکلس 7.5 تولہ، بالیاں 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 25 تولہ، حق مہر: -/1,10,000 روپئے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد عزیز احمد الامۃ:امتہ الرمیزہ بانو گواہ:غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10513: مَیں محمد عبد المقتدر لاڑجی ولد مکرم عبد الحئی لاڑجی صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 66 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ بشارت نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/ستمبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ 1300 مربع فٹ۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ چاند مجیب العبد:محمد عبد المقتدر لاڑجی گواہ:منیب احمد سفیان

مسل نمبر 10514: مَیں ارجمند بانو زوجہ مکرم محمد عبد المقتدر لاڑجی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ بشارت نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/ستمبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/5511 روپئے وصول شد بصورت طلائی زیور، زیور طلائی: چین 20 گرام، کڑے 20 گرام، نکلیس 15 گرام، لچھا 15 گرام، بالیاں 4 گرام، انگوٹھیاں 6 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 70 گرام۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ چاند مجیب الامۃ:ارجمند بانو گواہ:محمد عبد المقتدر لاڑجی

مسل نمبر 10515: مَیں امینہ کوثر زوجہ مکرم طارق بشیر خادم صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ مہدی پٹنم ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مارچ 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 15 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 5 تولہ، حق مہر: -/1,51,000 روپئے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام طیب احمد خان الامۃ:امینہ کوثر گواہ:حمید احمد

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/نومبر 2021ء بروز ہفتہ کو 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد اقبال خان صاحب (حلقہ مسجد فضل لندن)

21/نومبر 2021ء کو 75 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کے دادا مکرم محمود خانصاحب کو حضرت مُصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی۔ مرحوم کے والد اور والدہ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔1974ء میں معاندین احمدیت نے فیصل آباد میں آپ کے کلینک کو آگ لگا دی تھی جس کے بعد آپ ربوہ شِفٹ ہو گئے۔پھر کچھ عرصہ لیبیا میں رہے جہاں نائب صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔بعدازاں ربوہ قیام کے دوران بھی بطور صدر محلہ ناصر آباد خدمت بجالاتے رہے۔2012ء میں یوکے آگئے اور مسجد فضل کے حلقہ میں بطور سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری تعلیم القرآن خدمت کی توفیق پائی۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔تمام نمازیں مسجد فضل میں باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔قُرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتے تھے۔ بہت دیندار،صوم و صلوٰۃ کے پابند،خوش گفتار اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ رضیہ بٹ صاحبہ (کینیڈا)

15/نومبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ نے گھر کو چلانے اور اولاد کی پرورش کیلئے ساری زندگی بہت محنت کے ساتھ بسر کی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک باہمت اور نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) کی والدہ اور مکرم باسل رضا بٹ صاحب (مربی سلسلہ ایم.ٹی.اے کینیڈا) کی دادی تھیں۔

(2)مکرم کامران مبارک صاحب (ساہیوال)

25/ستمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم پیدائشی احمدی اور ایک اچھی طبیعت کے مالک مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں والدہ کے علاوہ دو بہنیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا:محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 17 - February - 2022 Issue. 7

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتی کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 رفروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ میں فتح مکہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خواب کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ مَیں نے خواب میں آپ کو دیکھا کہ ہم مکہ کے قریب ہو گئے ہیں اور ایک کتیا بھونکتے ہوئے ہماری طرف آئی پھر جب ہم اس کے قریب ہوئے تو وہ پشت کے بل لیٹ گئی اور اس سے دودھ بہنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا شر دور ہو گیا اور نفع قریب ہو گیا۔ وہ تمہاری قرابت داری کا واسطہ دے کر تمہاری پناہ میں آئیں گے اور تم ان میں سے بعض سے ملنے والے ہو۔ یہ تعبیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر فرمایا کہ اگر تم ابوسفیان کو پاؤ تو اسے قتل نہ کرنا۔

فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوسفیان شرف کو پسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی امن میں رہے گا۔ مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبل بت کے بارے میں حکم دیا چنانچہ وہ گرا دیا گیا اور آپ اسکے پاس کھڑے تھے۔ اس پر حضرت زبیر بن عوام نے ابوسفیان سے کہا اے ابوسفیان ہبل کو گرا دیا گیا ہے حالانکہ تُو غزوہ احد کے دن اس کے متعلق بہت غرور میں تھا جب تُو نے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم لوگوں پر انعام کیا ہے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اَے عوام کے بیٹے ان باتوں کو اب جانے دو کیونکہ میں جان چکا ہوں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جمع تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر تلوار سونتے آپ کی حفاظت کیلئے آپ کے سر پر یعنی آپ کے سرہانے کھڑے تھے۔

غزوہ حنین شوال آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ فتح کرا دیا تو سرداران ہوازن اور ثقیف ایک دوسرے سے ملے اور یہ لوگ ڈر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی لڑائی کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تمام قبائل کو جمع کر لیا اور یہ سب لوگ جمع ہو کر اوطاس کے مقام پر آ گئے۔ اوطاس حنین کے قریب ایک وادی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اکٹھے ہونے کی خبر سنی تو مقابلے کیلئے کوچ کا فیصلہ کیا اور جنگ کیلئے صفوان بن امیہ اور اپنے چچازاد بھائی نوفل بن حارث سے ہتھیار ادھار لئے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ بنو ہوازن سے مقابلہ کیلئے نکلے اور علی الصبح حنین کے مقام پر پہنچے اور وادی میں داخل ہو گئے۔ مشرکین کا لشکر اس وادی کی گھاٹیوں میں پہلے سے چھپا ہوا تھا انہوں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا اور اتنی شدت سے تیر مارے کہ مسلمان پلٹ کر بھاگے اور بکھر گئے جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف چند صحابہ رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر بھی شامل تھے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت میں سے حضرت علی حضرت عباس اور ان کا بیٹا فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث اور اسامہ بن زید کا ذکر بھی ملتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر لوگ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جمع ہونے شروع ہو گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیکھو تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر جب مکہ کے کافر لشکر اسلام میں یہ کہتے ہوئے شامل ہو گئے کہ آج ہم اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور پھر بنو ثقیف کے حملہ کی تاب نہ لا کر میدان جنگ سے بھاگے تو ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ اسلامی لشکر جو دس ہزار کی تعداد میں تھا اس میں بھاگڑ مچ گئی۔ کفار کا لشکر جو تین ہزار تیر اندازوں پر مشتمل تھا آپ کے دائیں بائیں پہاڑوں پر چڑھا ہوا آپ پر تیر برسا رہا تھا مگر اس وقت بھی آپ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے تھے بلکہ آگے جانا چاہتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے گھبرا کر آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر قربان ہو یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں ہے۔ ابھی لشکر اسلام جمع ہو جائے گا تو پھر ہم آگے بڑھیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا کہ میری سواری کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب
اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِب

یعنی میں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لئے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور اَے مشرکو میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا میں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبد المطلب کا بیٹا یعنی پوتا ہوں۔ آپ کے چچا حضرت عباس کی آواز بہت اونچی تھی آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا عباس آگے آؤ اور بلند آواز سے پکارو کہ اَے سورہ بقرہ کے صحابیو یعنی جنہوں نے سورہ بقرہ یاد کی ہوئی ہے اور اَے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو، خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ ایک صحابی کہتے ہیں یہ آواز جب میرے کان میں پڑی تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں زندہ نہیں بلکہ مردہ ہوں اور اسرافیل کا صور فضا میں گونج رہا ہے۔ میں نے اپنے اونٹ کی لگام زور سے کھینچی اور اس کا سر پیٹھ سے لگ گیا لیکن وہ اتنا بدکا ہوا تھا کہ جونہی میں نے لگام ڈھیلی کی وہ پھر پیچھے کی طرف دوڑا اس پر میں نے اور بہت سے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں اور کئی تو اونٹوں پر سے کود گئے اور کئی نے اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ دس ہزار صحابہ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کر اس نے دشمن کا تہس نہس کر دیا اور یہ خطرناک شکست ایک عظیم الشان فتح کی صورت میں بدل گئی۔

غزوہ تبوک رجب 9 ہجری میں ہوا۔ حضرت ابوبکر غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں بڑا جھنڈا آپ کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا جو کل مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوہ تبوک کی تیاری کیلئے حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور دیگر قبائل عرب کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور سواری مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا انہیں تاکیدی حکم دیا اور یہ آپ کا آخری غزوہ ہے۔ چنانچہ اس موقع پر جو شخص سب سے پہلے مال لے کر آیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت ابوبکر اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر بن خطاب اپنے گھر کا آدھا مال لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ اپنے گھر والوں کیلئے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم میں ابوبکرؓ سے کسی چیز میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتی کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمر نے اپنی بساط اور انشراح کے مطابق اور عثمان نے اپنی طاقت وحیثیت کے مطابق علی ھذا القیاس علی قدر مراتب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے مگر مدد اور امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑے رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی جب تک مال جو تمہیں پیارا ہے اس کو خرچ نہیں کرو گے اس وقت تک تمہاری نیکی نیکیاں نہیں ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک مرتبہ میں آدھی رات کے وقت اٹھا تو میں نے لشکر کے ایک طرف آگ کی روشنی دیکھی چنانچہ میں اس کی طرف گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں اور میں نے دیکھا کہ حضرت عبد اللہ ذو البجادین مزنی فوت ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی قبر کھود چکے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر تھے جبکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ان کی میت کو آپ کی طرف اتار رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے کہ تم دونوں اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ پس ان دونوں نے حضرت عبد اللہ ذو البجادین کی میت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتارا جب آپ نے انہیں قبر میں رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ رَاضِیًا عَنْہُ فَارْضِ عَنْہُ کہ اے اللہ میں نے اس حال میں شام کی ہے کہ میں اس سے راضی تھا پس تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس وقت تمنا کی کہ کاش یہ قبر والا میں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو امیر حج بنا کر مکہ روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق تین سو صحابہ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بیس قربانی کے جانور بھیجے اور حضرت ابوبکر خود اپنے ساتھ پانچ قربانی کے جانور لے کر گئے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا یہ ذکر آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اسکے بعد آپ نے محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ کے اوصاف حمیدہ اور ان کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور نماز جمعہ کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad